THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, the January 01, 2024
(334th Session)
Volume XI, No.03
(Nos.01-05)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume XI	SP.XI (03)/2023
No.03	15

Contents

1. **Recitation from the Holy Quran 1**
2. **Leave of Absence 2**
3. **Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Akram regarding alleged killing of Balach Baloch in Turbat by Counter Terrorism Department (CTD), Balochistan and subsequent protest/sit-in by Baloch women and children near National Press Club, Islamabad 6**
    - *Senator Mushtaq Ahmed 11*
    - *Senator Muhammad Tahir Bizinjo 14*
    - *Senator Hidayatullah Khan 15*
    - *Senator Muhammad Humayun Mohmand 16*
    - *Senator Kamran Murtaza 18*
    - *Senator Molvi Faiz Muhammad 20*
    - *Senator Mushahid Hussain Sayed 22*
    - *Senator Bahramand Khan Tangi 24*
    - *Senator Samina Mumtaz Zehri 27*
4. **Introduction of [The Prevention of Electronic Crimes (Amendment) Bill, 2023] 29**
5. **Introduction of [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023] 30**
6. **Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2024] 31**
7. **Introduction of [The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2023] 33**
8. **Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2024] 34**
9. **Introduction of [The Fatal Accidents (Amendment) Bill, 2023] 35**
10. **Introduction of [The National Excellence Institute Bill, 2024] 36**
11. **Introduction of [The Prevention and Control of Human Trafficking (Amendment) Bill, 2023] 37**
12. **Introduction of [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2023] 38**
13. **Introduction of [The Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2023]39**
14. **Introduction of [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 2023]. (Amendment of section 4) 39**
15. **Introduction of [The General Clauses (Amendment) Bill, 2023] 41**
16. **Introduction of [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2023]. (Insertion of new sections 59A, 431A, amendment of sections 154 and 431 of Cr.PC). 42**
17. **Introduction of [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023] 43**
18. **Introduction of [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 2023](Amendment of Section 3) 44**

19. **Introduction of [The Pakistan Commissions of Inquiry (Amendment) Bill, 2023]... 45**
20. **Introduction of [The Islamabad Capital Territory Watersides Safety Bill, 2023]... 46**
21. **Introduction of [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023]... 47**
22. **Introduction of [The Pakistan Nursing Council (Amendment) Bill, 2023] 49**
23. **Introduction of [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023]........... 50**
24. **Introduction of [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2023] (Amendment of Sections 513 & 514 of Cr.PC) 51**
25. **The Banking Companies (Amendment) Bill, 2023............................ 53**
26. **The Deposit Protection Corporation (Amendment) Bill, 2023 .... 53**
27. **Resolution moved by Senator Bahramand Khan Tangi recommending the Government to award severe punishments to all those involved in negative and malicious propaganda against armed forces and other security agencies 54**
28. **Resolution moved by Senator Samina Mumtaz Zehri recommending the government to devise monitoring mechanism in all the universities for enforcement of the policy on Drug and Tobacco Abuse in Higher Education Institution, 2021. .... 55**
    - *Mr. Madad Ali Sindhi, Caretaker Federal Minister for Federal Education and Professional Training 56*
29. **Motion under Rule 218 moved by Senator Samina Mumtza Zehri regarding the need to devise and launch technical training programmes for the youth of Balochistan....................................... 56**
    - *Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani... 60*
    - *Senator Mushahid Hussain Sayed... 62*
    - *Senator Sania Nishtar 63*
    - *Mr. Madad Ali Sindhi, caretaker Federal Minister for Federal Education and Professional Training 65*
30. **Motion under Rule 218 move by Senator Muhammad Tahir Bizinjo regarding the reasons of under development of Balochistan despite tall claims of successive Governments to develop Balochistan under the CPEC and other FDI projects.. 66**
    - *Senator Taj Haider 68*
    - *Mr. Sami Saeed, Minister for Planning, Development and Special Initiatives 72*
31. **Point of Public Importance raised by Senator Atta-Ur-Rehman regarding the deteriorating law & order situation in D.I. Khan and Tank districts 76**
32. **Motion under Rule 218 moved by Senator Mushtaq Ahmed regarding opportunities of getting economic benefits and earning precious**

foreign exchange through export of Pink Salt after value addition in the Country..78

- *Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani... 82*
- *Mr. Sami Saeed, Minister for Planning 84*

33. **Point of Public Importance raised by Senator Bahramand Khan Tangi regarding increase in load shedding of electricity despite nation wide anti-electricity theft drive 85**

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Monday, the January 01, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty eight minutes past two in the afternoon with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ
يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ
لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾

ترجمہ:۔اے رسول ﷺ ! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی تبلیغ کرو۔ اور اگر ایسا نہیں کروگے تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) تم نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تمہیں لوگوں (کی سازشوں) سے بچائے گا۔ یقین رکھو کہ اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ کہہ دو کہ: ”اے اہل کتاب! جب تک تم تورات اور انجیل اور جو (کتاب) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس (اب) بھیجی گئی ہے اس کی پوری پابندی نہیں کروگے، تمہاری کوئی بنیاد نہیں ہوگی جس

پر تم کھڑے ہو سکو۔" اور (اے رسول ﷺ!) جو وحی تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے وہ ان میں سے بہت سوں کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ کرکے رہے گی، لہٰذا تم ان کافر لوگوں پر افسوس مت کرنا۔ حق تو یہ ہے کہ جو لوگ بھی، خواہ وہ مسلمان ہوں یا یہودی یا صابی یا نصرانی، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئیں گے اور نیک عمل کریں گے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا، نہ وہ کسی غم میں مبتلا ہوں گے۔

(سورۃ المائدۃ: آیات 67 تا 69)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم! آپ سب کو، پورے پاکستان کو نئے سال کی بہت بہت مبارک باد۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کو اپنے حفظ و امان میں رکھے، ہمیں کامیابیاں عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ پاکستان کو آگے معاشی استحکام دے۔ اس دعا کے ساتھ ان شاءاللہ آج نئے سال کا اجلاس شروع کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے leave applications مشتاق صاحب! تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے leave applications لینے دیں، اس کے بعد ان شاءاللہ آپ کو موقع دیں گے۔ کامران صاحب! آپ کو موقع دیتا ہوں، مجھے پتا ہے کہ اہم issue ہے، سب کو موقع دیتا ہوں۔

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر حافظ عبدالکریم صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 331 ویں اور 332 ویں اجلاسوں کے دوران مختلف تاریخوں اور 333 ویں مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ولید اقبال صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 333 ویں اجلاس کے دوران مورخہ 27 نومبر اور حالیہ اجلاس کے دوران مورخہ 26 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سعید ہاشمی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر گزشتہ 333 ویں مکمل اجلاس اور حالیہ اجلاس کے دوران مورخہ 26 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر لیاقت خان ترکئی صاحب نے بیرون ملک ہونے کے بناپر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر جام مہتاب حسین ڈہر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 29 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 26 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 29 ,26 دسمبر اور یکم جنوری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر شمیم آفریدی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 26 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ثناء جمالی صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 26 دسمبر تا 5 جنوری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید وقار مہدی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 26 دسمبر اوریکم تا پانچ جنوری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہرتاج روغانی صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 26 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں تھیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 26 اور 29 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر شبلی فراز صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر فیصل سلیم رحمٰن صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 29 دسمبر تا 7 جنوری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید آصف سعید کرمانی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید علی ظفر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 26 دسمبر کو

اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 26 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 29 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اکرم صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 26 اور 29 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر گردیپ سنگھ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 333ویں اجلاس کے دوران مورخہ 27 نومبر اور حالیہ اجلاس کے دوران مورخہ 26 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 26 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 29 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں تھیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر رانا محمود الحسن صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 26 دسمبر اور آج یکم جنوری تا اختتام حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 26 دسمبر تا پانچ جنوری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر اکرم صاحب! جی جلدی، دو دو منٹ بولیں، میں سب کو موقع دوں گا۔۔۔(جاری۔۔۔)

Point of Public Importance raised by Senator Muhammad Akram regarding alleged killing of Balach Baloch in Turbat by Counter Terrorism Department

سینیٹر محمد اکرم: شکریہ، جناب چیئرمین! اسلام آباد میں اس وقت بلوچ خواتین کا دھرنا ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کی قیادت میں جاری ہے۔ اس دھرنے کی وجہ ایک مسئلہ ہے۔ میں ان دنوں تربت میں تھا جب بالاچ نامی ایک لڑکے کا CTD کے ہاتھوں قتل ہوا حالانکہ وہ ان کی تحویل میں تھا اور پیشیاں بھگت رہا تھا۔ اس وجہ سے تربت سے دھرنے کا آغاز ہوا اور پھر لانگ مارچ کی شکل اختیار کر گیا۔ وہ تربت سے پنجگور، پنجگور سے کوئٹہ، کوئٹہ سے براستہ کوہ سلیمان ڈیرہ غازی خان اور پھر اسلام آباد پہنچے۔ اس لانگ مارچ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ جب وہ اسلام آباد پہنچے تو انہیں جگہ، جگہ پر سخت سردی میں آسمان تلے رکاوٹیں کھڑی کر کے روکا گیا اور اسلام آباد پولیس کا رویہ ان کے ساتھ بہت منفی رہا۔ نہ صرف انہیں روکا گیا بلکہ حراست میں لے کر پولیس نے مختلف حوالات میں انہیں بہت

سخت تکالیف بھی پہنچائیں ۔ Missing persons کا مسئلہ ایک انسانی المیہ ہے۔ اس سے نہ صرف بلوچستان متاثر ہے بلکہ خیبر پختونخوا، سندھ اور دیگر کچھ علاقے بھی متاثر ہیں۔ میں missing persons کے الفاظ نہیں کہوں گا بلکہ یہ کہوں گا کہ انہیں اٹھایا جاتا ہے۔ انہیں سفر کے دوران بس سے اتار کر اٹھایا جاتا ہے، انہیں گھروں سے اٹھایا جاتا ہے، انہیں یونیورسٹیوں، کالجوں، سکولوں اور پارکوں سے بھی باقاعدہ طور پر اٹھایا جاتا ہے۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ انہیں بار، بار کیوں دہشت گرد کہا جاتا ہے حالانکہ وہ یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طالبعلم ہیں۔ جب انہیں گھروں اور کالجوں سے اٹھایا جاتا ہے تو انہیں کسی صورت میں بھی دہشت گرد نہیں کہا جاسکتا ہے۔ اس دھرنے میں موجود بچوں اور خواتین کے پیارے لاپتہ ہیں اور وہ کسی کا بھائی، باپ، بیٹا اور والد ہے۔ وہ لاپتہ ہیں جس کی وجہ سے انہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ وہ زندہ ہیں یا مرچکے ہیں۔

جناب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب قومی اسمبلی موجود نہیں ہے تو سینیٹ موجود ہے۔ ہم وفاق کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہمارا تعلق بلوچستان سے ہے۔ اس پر بات ہونی چاہیے تاکہ اس سنگین مسئلے کا حل نکالا جاسکے۔ اس مسئلے کا حل ڈائیلاگ ہے اور اس کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ پاکستان کے جتنے بھی stakeholders ہیں چاہے وہ سیکورٹی ادارے ہوں یا اعلیٰ عدلیہ ہو، ان پر مشتمل ایک بااختیار کمیٹی بنانی چاہیے جو ان پر ڈائیلاگ کرسکیں۔

جناب چیئرمین: یہ ایک بہت اچھی suggestion ہے۔

سینیٹر محمد اکرم: یہ ایک خاندان اور طبقے کا نہیں بلکہ پورے بلوچستان کا مسئلہ ہے اور اس کے ساتھ ایک قومی مسئلہ بھی بن چکا ہے۔ بلوچستان آدھا پاکستان ہے۔ اس سے پاکستان کا مستقبل وابستہ ہے۔ مستقبل کی investment وہیں پر ہونی ہے۔ کسی قوم کو مار کر اسے صفحہ ہستی سے نہیں مٹایا جاسکتا۔ اگر مٹایا جاسکتا تو 1948 کے بعد بلوچستان میں وقتاً فوقتاً آپریشن ہوتے رہے ہیں اور ابھی پانچواں آپریشن چل رہا ہے، اس سے انہیں مٹایا جاسکتا تھا۔ 1948 میں یہ محدود علاقوں میں تھا۔ اس وقت نواب نوروز خان کو پھانسی دی گئی اور وہ صرف ایک سال تک چلی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اکرم صاحب! میں دیگر سینیٹر صاحبان کو بھی موقع دینا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اپنی تقریر مختصر کرلیں تو آپ کی مہربانی ہوگی۔

سینیٹر محمد اکرم: 1970 کے انتخابات میں بلوچستان میں ایک نمائندہ حکومت آئی۔ اس کے ختم کرنے کے بعد 1973 سے 1977 تک وہاں مزاحمت چلی۔ اس کے بعد مشرف کا دور آیا۔ مشرف نے کہا کہ میں بلوچوں کو اس طرح hit کروں گا کہ انہیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔ یہ اس نے اس وقت کہا جب نواب اکبر خان بگٹی کا قتل ہوا۔ نواب اکبر خان بگٹی بلوچستان کے وسائل اور مستقبل کے حوالے سے negotiate کرنے کے لئے تیار تھے لیکن ان کے ساتھ negotiate نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد حالات مزید خراب ہوئے۔ بلوچستان کے نوجوانوں کے نمائندے غلام محمد بلوچ پیشیاں بھگت رہا تھا۔ اس کے وکیل کے آفس سے انہیں، لالہ منیر اور شیر محمد کو اٹھایا گیا۔ ساتویں دن ان کی لاشیں ملیں۔ Missing persons اب ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ ہم democratic لوگ ہیں۔ ہم سیاست اور پارلیمنٹ کی بات کرتے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ اس ساری صورتحال کو address کرنا چاہیے۔ یہ ادارے مسائل کے حل کے لئے ہیں۔ آپ کے پاس Human Rights Commission ہے۔ کیا ملک میں human rights کی violation نہیں ہو رہی ہے؟ بالکل violation ہو رہی ہے۔ ایک مذاکراتی کمیٹی بنے اور وہ ان کے ساتھ جا کر مذاکرات کرے کیونکہ یہ ایک سنگین انسانی مسئلہ ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ جی سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری۔

<u>Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri</u>

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: شکریہ، جناب چیئرمین! آپ نے سنا ہوگا اور یہ پورے ایوان کو بھی پتہ ہوگا کہ کل رات آٹھ بجے کے قریب قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے قافلے پر حملہ ہوا۔ شکر ہے کہ مولانا صاحب خود قافلے میں موجود نہیں تھے لیکن لوگ اور گاڑیاں ان کی تھیں۔ دہشت گردی اور تخریب کاری کی کارروائیاں ہمارے سامنے تھیں۔ اس لئے میں نے خود الیکشن کمیشن جا کر ان سے یہ درخواست کی کہ ملک میں امن نہیں ہے اور ہم ان حالات میں الیکشن کر رہے ہیں۔ آئے روز اس طرح کے واقعات ہو رہے ہوتے ہیں اور یہ خاص طور پر بلوچستان کے کچھ علاقوں اور خیبر پختونخوا میں ہو رہے ہوتے ہیں۔ الیکشن کے لئے امن ضروری ہے۔ اس کے ساتھ میں نے یہ بھی انہیں بتایا کہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کے شمالی علاقہ جات جنوری اور فروری میں سردی کی لپیٹ میں ہوتے ہیں لہٰذا یہ سوچا جائے کہ کیا ان حالات میں الیکشن کرانا ممکن ہے۔ ان تمام

حالات کے باوجود اگر الیکشن کمیشن، ادارے اور عدالت الیکشن کرانے پر بضد ہیں تو ہمیں بھی الیکشن سے کوئی فرار نہیں ہے۔ ہم ایک نئے عزم اور جرات کے ساتھ ان شاء اللہ بھرپور شرکت کریں گے۔ ہم اپنے منشور کو لے کر عوام میں جائیں گے۔ ہم پر ماضی میں بھی اس طرح کے حملے ہوئے ہیں اور وہ ہم نے برداشت کئے ہیں۔ ماضی میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب پر تین خود کش حملے اور ان کے گھر پر بھی حملے ہوئے ہیں۔ مجھ پر حملے ہوئے۔ ہمارے قائدین پر حملے ہوئے اور درجنوں کے حساب سے جید علما شہید کئے گئے۔ ہم بات ریکارڈ پر لائے لیکن اف تک نہیں کی۔ ہم اپنے نظریے اور عقیدے پر قائم ہیں اور جب تک ہم زندہ ہیں، کوئی بھی طاقت ہمیں ان سے ہٹا نہیں سکتی ہے۔

جناب! حکومت خود یہ بتاتی ہے کہ مولانا فضل الرحمٰن پر حملے کا threat ہے۔ پچھلی مرتبہ وفاقی وزیر داخلہ خود میرے پاس آئے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب پر حملے کا خطرہ ہے لہٰذا آپ کوئٹہ میں ہونے والے اپنے جلسے کو ملتوی کریں۔ میں نے کہا کہ صرف دو دن بچے ہیں۔ ہم اسے کیسے ملتوی کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کی اور ریاست کی ذمہ داری ہے کہ آپ ہمیں fool proof security فراہم کریں۔ اس دن مولانا صاحب کی بہت ساری مصروفیات تھیں۔ وہ ہم نے منسوخ کئے اور انہیں صرف جلسے تک محدود کیا۔ یہ صورتحال جمعیت علمائے اسلام کے ساتھ چل رہی ہے۔ وہ سیکورٹی اہلکار جو threat کے متعلق پوری معلومات فراہم کرتے ہیں، جب وہ تخریب کار کے حلیے، لباس، وضع قطع اور قد تک بتاتے ہیں تو پھر انہیں گرفتار کیوں نہیں کرتے ہیں یا پھر ہاتھ کھڑے کر دیں کہ ملک دہشت گردوں کے حوالے ہے اور ہم صرف show piece ہیں، ہمارے ہاتھوں میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ان کا نوٹس لینا چاہیے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کیونکہ باقی سارے ماشاء اللہ بڑے عقل مند اور دانش مند ہیں۔ وہ ہمیں نصیحتیں کرتے ہیں کہ ہم اپنی حفاظت خود کریں۔ ہم کیسے اپنی حفاظت خود کریں۔ مجھے انہوں نے خود بتایا کہ آپ کو بھی threat ہے۔ آپ نے مہربانی کی اور وزیر اعظم صاحب اور کیبنٹ ڈویژن کو خط لکھا۔ تین مہینے گزر گئے ہیں۔ آج تک جواب نہیں آیا کہ ہم آپ کو بلٹ پروف گاڑی دے سکتے ہیں یا نہیں بلکہ ایک لیٹر میں تو کہا کہ جی آپ کو allowed نہیں ہے۔ میری جان کو خطرہ ہے اور مجھے allowed نہیں ہے تو میں کہاں جاؤں۔ کہتے ہیں جی ہم آپ کو اجازت نامہ دے دیں گے، آپ بلٹ پروف گاڑی خریدیں۔

جناب چیئرمین! آپ تو میرے بھائی ہیں، ساتھی ہیں، آٹھ دس کروڑ میں، میں بلٹ پروف گاڑی کیسے خرید سکتا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں بس دہشت گردوں کے حوالے ہوں، حکومت نے جواب دے دیا کہ ان کے پاس کچھ نہیں۔ یہ حملہ انتہائی شرم ناک اور افسوس ناک ہے، اس کا نوٹس لینا چاہیے۔

اس ضمن میں آپ کی خدمت میں دوسری گزارش یہ ہے کہ بالاچ بلوچ، ٹھیک ہے ان کی رائے سے کوئی اختلاف کر سکتا ہے، ان کی پالیسیوں سے کوئی اختلاف کر سکتا ہے۔ دھرنے میں بیٹھے لوگ ان کی باتوں سے، ان کی پالیسیوں سے اختلاف کر سکتے ہیں لیکن ان کے مطالبات تو بڑے معصومانہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پیارے جو چار سال، چھ سال، دس سال سے غائب ہیں۔ وہ سارے ایسے نوجوان ہیں جن کی منگنیاں ہوئیں، دلہنیں بیٹھی ہوئی ہیں لیکن ان کا کوئی پتا نہیں ہے۔

یہ جوان کا مطالبہ ہے کہ ہمیں اطمینان دلایا جائے کہ ہمارے یہ پیارے جو اٹھا کر غائب کئے گئے ہیں وہ کب رہا ہوں گے، وہ کب سامنے آئیں گے۔ کسی کا جرم ہے، کسی نے کسی کو قتل کیا ہے، forces پر حملہ کیا ہے بالکل اس کو عدالت میں پیش کیا جائے، اس کو جیل میں ڈال دیا جائے، اس کا ٹرائل ہونا چاہیے۔ اگر کسی موڑ پر بھی یہ ثابت ہو کہ یہ مجرم ہیں، کسی قتل میں ملوث ہیں تو ہم ہاتھ کھڑے کر دیں گے۔ مجرم کی کوئی سفارش نہیں کر رہا لیکن وہ لوگ جن کو کسی نسبت کی بنا پر اٹھا کر لے گئے ہیں اور آج تک وہ غائب ہیں۔ بڑی شرمناک بات ہے کہ ان خواتین اور بچیوں کو جس طرح ظلم، جبر اور زیادتی کے ساتھ گھسیٹا گیا، بے پردہ کیا گیا، تھانوں میں پہنچایا گیا، جیلوں میں پہنچایا گیا، جناب چیئرمین! یہ کیا ہے؟ یعنی عمداً بلوچستان کے عوام کو بغاوت پر اکسایا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے ان خواتین کا بھی کسی قوم سے تعلق سے ہوگا، کسی صوبے سے تعلق ہوگا۔ یہ سارا ماجرا جو انہوں نے دیکھا، ان کے سامنے آیا، بلوچستان میں رد عمل بھی آیا تو ہم کہتے ہیں کہ ہمارے حکمران اور اسلام آباد ضلعی انتظامیہ، اس کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیے کہ انہوں نے ایسے اقدامات کس کے کہنے پر اٹھائے جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے مطالبات انتہائی آئین کے دائرے میں ہیں، نہ انہوں نے کوئی آئین توڑا، نہ انہوں نے کوئی سڑک بند کی، ان کا جو آئینی اختیار تھا اس اختیار کی روشنی میں وہ کام کر رہے تھے، جلسہ کر رہے تھے، مظاہرہ کر رہے تھے، مارچ کر رہے تھے۔ ان کو اس طرح رد عمل پر اکسانا، بھڑکانا کہاں کی دانش مندی ہے۔

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: اس حوالے سے کہا گیا ہے کہ کوئی بااختیار کمیٹی ہو جو ان کے مطالبات کابغور جائزہ لے، جو بھی ان کی گفتگو ہے، دیکھیں جہاں تک آرمی کی بات ہے ، جہاں تک سیکورٹی اداروں کی بات ہے ان کی اپنی پالیسی ہے۔ جو بھی وہ کہتے ہیں ان باتوں سے ہمارا کوئی اتفاق نہیں ہے۔ ہماری بات صرف اس حد تک ہے کہ اس ظلم اور جبر کا تدارک کیسے ہواورایک منفی سوچ جو بلوچستان میں پائی جاتی ہے اس منفی سوچ کو مثبت سوچ کے دائرے میں کیسے لایا جائے۔اس پر بھی کوئی کوشش ہونی چاہیے۔ خواتین ہیں، بچے ہیں، شیر خوار بچے ہیں، گوادر سے چلے ہیں، تربت سے چلے ہیں، ہزاروں کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے یہاں پہنچے ہیں، کوئی خوشی سے نہیں آئے۔ بلوچ خواتین کا نکلنا اس طرح مظاہرے کرنا، آپ ہمارے کلچر کو، ہمارے معاشرے کو جانتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، اکبر خواجہ صاحب، former Senator ہیں، میرے دائیں جانب بیٹھے ہیں، Welcome to the House, Khawaja Sahib. معزز سینیٹر مشتاق صاحب پلیز۔ مشتاق صاحب! time کا خیال اب آپ نے رکھنا ہے۔

سینیٹر مشتاق احمد: تین چار منٹوں میں بات ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ دھرنا پھر آپ نے بعد میں نہیں دینا ہے۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! بلوچ یک جہتی کمیٹی کے زیرِانتظام اور ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کی قیادت میں یہ جو بلوچ لانگ مارچ ہے اس کے بنیادی طور پر دو مطالبات ہیں۔ ایکؔ، death squads ختم کیے جائیں، extra judicial killings بند کر دی جائیں اور دوسرا جو ہزاروں ہیں، ہزاروں جبری گمشدہ افراد ہیں ان کو واگزار کیا جائے۔ یہ بالکل قانونی missing persons مطالبات ہیں، یہ بالکل دستوری مطالبات ہیں، یہ بالکل بشری حقوق کی آواز ہے جوانہوں نے اٹھائی ہے۔

یہ ثابت ہو گیا ہے کہ بالاچ بلوچ کو سی ٹی ڈی نے قتل کر دیا ہے۔اور سیشن جج نے مان لیا، تسلیم کرلیا ہے کہ extra judicial killing ہوئی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تربت میں ان کے مسائل حل کرلیں لیکن حل نہیں ہوئے تو کوئٹہ آئے اور کوئٹہ سے ڈی جی خان کے راستے اسلام آباد، ان پر ڈی جی خان میں بھی تشدد ہوا، ان پر اسلام آباد میں بھی تشدد ہوا۔ اور اسلام آباد میں جو

کچھ ہوا ہے یعنی ان کو ڈنڈوں سے مارا گیا۔ رات تین بجے water cannon سے ٹھنڈا پانی، دسمبر کی ان راتوں میں ان پر پھینکا گیا اور ان کو جیلوں کے اندر ٹھونسا گیا۔

جناب چیئرمین! میں اس دھرنے کے اندر گیا ہوں، ستر اور اسی سال کے بزرگوں نے خواتین اور مردوں نے مجھے دکھایا کہ ان کے کپڑے پھاڑے گئے ہیں، ان کے جسم زخمی کر دیئے گئے ہیں، یہ ریاستی دہشت گردی ہے، اسلام آباد کی پولیس اور انتظامیہ کو شرم آنی چاہیے کہ جو لوگ اپنے جمہوری اور دستوری حق کے لئے آواز اٹھا رہے ہیں ان کے ساتھ آپ violence کر رہے ہیں، ان کے خلاف سو سے زائد ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ دیکھ لیں، جان اچکزئی صاحب کہتے ہیں کہ کوئی جبری گمشدہ نہیں ہے، میں ان سے کہتا ہوں کہ یہ ہیں جان محمد کرد، یہ نو سال پہلے کوئٹہ برما ہوٹل سے اٹھائے گئے تھے جو نو سال کے بعد بازیاب ہوگئے۔ کیا یہ سینیٹ ان لوگوں کو accountable بنائے گا جنہوں نے جان محمد بلوچ کو نو سال تک غائب رکھا۔ یا سینیٹ ان سے پوچھے گا، جناب یہ دیکھیں کہ ڈاکٹر دین محمد بلوچ، ڈاکٹر دین محمد بلوچ خضدار سے باقاعدہ سرکاری نوکر ہے، 2009 میں سرکاری ہسپتال سے اٹھایا گیا ہے۔ ان کی بچی، ان کی اہلیہ کو کوئی علم نہیں ہے کہ ڈاکٹر دین محمد بلوچ جو سرکاری نوکر تھا، وہ زندہ ہے یا قتل کیا جا چکا ہے۔

مجھے تو دکھ ہے کہ یہ حکومت خواہ وفاقی ہو یا صوبے کی ہے وہ بجائے اس کے کہ زخموں پر مرہم رکھے وہ زخموں پر نمک پاشی کر رہے ہیں۔ چیئرمین صاحب! جان اچکزئی نے یہ بھی ٹویٹ کیا تھا کہ افغانستان کے خلاف امریکہ کو پاکستان میں ڈرون attacks کے لئے اڈے دیئے جائیں۔ اس شخص کی تو باقاعدہ investigation ہونی چاہیے کہ یہ کس بنیاد پر اس طرح کی statements دے رہا ہے۔

جناب چیئرمین! جو رویہّ حکومت کا رہا ہے، انتظامیہ کا رہا ہے، میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ آپ دیکھیں کہ ایک طرف بلوچستان میں یہ ہے اور دوسری طرف چمن کے اندر دھرنا ہے، تین ماہ سے دھرنا جاری ہے۔ پچاس ہزار لوگوں کو بے روزگار کیا ہے۔ وہ تین ماہ سے ان سردیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کوئی حکومت ان کی بات نہیں سن رہی۔ منظور پشتین ان سے اظہار یک جہتی کے لئے جا رہا تھا، منظور پشتین کو گرفتار کیا گیا، منظور پشتین کو غدار کہا گیا،

منظور پشتین کو دہشت گرد کہا گیا۔ جو بلوچوں کا ساتھ دے، جو بلوچستان کے پختونوں کا ساتھ دے ان کو آپ غدار کہتے ہیں، ان کو آپ دہشت گردوں کا ساتھی کہتے ہیں۔ جناب چیئرمین، یہ درست بات نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے، بدقسمتی یہ ہے کہ یہ House of the Federation ہے لیکن یہ بے دست و پا ہے۔

میں آپ کے توسط سے Chief Justice of Pakistan سے بھی کہتا ہوں کہ کیا عدالت صرف اشرافیہ کے لئے ہے؟ کیا عدالت کے دروازے صرف بالادست طبقات کے لئے کھلیں گے؟ کیا چمن دھرنے والوں کے لئے عدالت کا دروازہ نہیں کھل سکتا؟ کیا بلوچ لانگ مارچ اور بلوچ یک جہتی کمیٹی اور بلوچ جبری گمشدہ اور بلوچ ماورائے عدالت قتل ہونے والوں کے لئے عدالت کا دروازہ نہیں کھل سکتا؟ اس لئے چیف جسٹس صاحب اس issue کا بھی نوٹس لیں۔ آخری بات میں یہ کہوں گا۔

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر مشتاق احمد: آخری بات یہ کہوں گا کہ ان کے دو مطالبات ہیں، ایک یہ ہے کہ جبری گم شدہ افراد کو بازیاب کیا جائے، فوری طور پر بازیاب کیا جائے۔ ایک Committee of the Whole بنائیں۔ اس بچے جان محمد کرد کو بلائیں اور ہم discuss کریں کہ یہ کون ہیں جو اس طرح کے کام کرتے ہیں۔ جبری گم شدا افراد کو بازیاب کرائیں اور death squads ختم کیے جائیں۔ ماورائے عدالت قتل ختم کیے جائیں۔ بلوچ یک جہتی کمیٹی، یہ جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ مذاکرات کرو۔ حکومت ان سے معافی مانگے، اسلام آباد انتظامیہ ان سے معافی مانگے۔

آخری بات جناب چیئرمین! کل مولانا فضل الرحمٰن صاحب پر حملہ ہوا ہے، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ وہ قومی لیڈر ہیں۔ نگران حکومت کا یہ کام ہے کہ وہ fair, free and transparent election کروائیں، level playing field دیں اور اس کے لیے security کو یقینی بنائیں، security کی آڑ میں لوگوں کو انتخابی مہم سے روکنا یا ان کے کاغذات مسترد کرنا یا ان کے تجویز اور تائید کنندہ کو اغوا کرنا، یہ پھر election نہیں ہوگا، selection ہوگی اور اس الیکشن کو کوئی نہیں مانے گا۔ اس لیے یہ نگران حکومت اور الیکشن کمیشن کا فرض ہے کہ یہ fair, free and transparent election کروائیں۔

Mr. Chairman: Thank you. Honourable Senator Tahir Bizinjo, Please.

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب چیئرمین! آپ کو، تمام رفقاء کو، سینیٹ کے افسران اور تمام ملازمین کو نیا سال مبارک ہو۔ جناب! 2023 ملک کی سیاست، معیشت، صحافت اور جمہوریت کے لیے نہایت تباہ کن ثابت ہوا۔ مجھے ڈر اور خوف یہ ہے کہ کہیں power politics کے اس بے رحمانہ کھیل میں اس رہی سہی جمہوریت کی موت واقع نہ ہو۔ جناب چیئرمین! یہ ایوان گواہ ہے کہ ہم گزشتہ تقریباً چھ سال سے، جب خان صاحب کی حکومت تھی، ان کے بعد میاں صاحب کی حکومت آئی، ہم ان سے مطالبہ کرتے رہے، اعلیٰ عدلیہ کو متوجہ کرتے رہے کہ خدارا! لاپتا افراد کے مسئلے کو حل کریں۔ جناب! بلوچ ماؤں بہنوں کی جو حالت ہے، جو تکلیف اور دکھ ہے، ان کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ جناب چیئرمین! اس ضمن میں کمیٹیاں اور کمیشن تو بنائے گئے لیکن تاحال کوئی بھی پیشرفت نہ ہو سکی۔ یاد رہے کہ 2008 سے لے کر آج تک جتنی حکومتیں بھی ہیں وہ جبری گمشدگی کے مسئلے کو حل کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہی ہیں۔ یہ مسئلہ جو کبھی بلوچستان تک محدود تھا، اب یہ ملک گیر مسئلہ بن چکا ہے جس سے سارے صوبے متاثر ہیں۔

جناب چیئرمین! بلوچستان میں 'لاپتا افراد' ایک حقیقت ہے، یہ کوئی افسانہ نہیں ہے، یہ کوئی قصہ اور کہانی نہیں ہے۔ میں دہراتا ہوں کہ بلوچستان میں 'لاپتا افراد' کوئی قصہ اور کہانی نہیں ہے۔ اس لیے جوابی بیانیہ تراشنے کے بجائے میں ذمہ داران سے یہ کہوں گا کہ آپ مہربانی کر کے اس مسئلے کو ہمیشہ کے لیے حل کریں، نہیں تو یہ قومی اور عالمی سطح پر درد سر بنا رہے گا۔ آنے والی حکومتیں بھی بدنام ہوں گی اور ملک کی بھی بدنامی ہو گی۔ مختصر یہ کہ بلوچستان میں امن اور شانتی، بلوچستان میں امن اور سکون انصاف کی فراوانی اور معاشی ترقی سے وابستہ ہے۔ اگر آپ انصاف دے سکتے ہیں، بات بالکل سیدھی ہے، اس میں کسی بڑی دانشوری کی ضرورت نہیں ہے، انصاف دو گے تو بلوچستان میں امن اور شانتی آئے گی۔ اگر انصاف نہیں دو گے تو یہ آئے دن کے احتجاجی دھرنے، احتجاجی مظاہرے یوں ہی بدستور چلتے رہیں گے۔ شکریہ، جناب۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان، پارلیمانی لیڈر، عوامی نیشنل پارٹی۔

Senator Hidayatullah Khan

سینیٹر ہدایت اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! موجودہ حالات میں الیکشن 2024 کا اعلان ہو چکا ہے، 8 فروری کو انتخابات ہوں گے۔ شیڈول بھی جاری ہو چکا ہے، شیڈول کے مطابق تقریباً آدھا کام ہو چکا ہے۔ ایسے حالات میں، میں حیران ہوں کہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور ایمل ولی خان صاحب کو دھمکی دینا کون سی بات ہے، اس کے پیچھے کون لوگ ہیں کہ ایسے حالات میں یہ عمل شروع کرتے ہیں۔ جناب! یہ کوئی نئی بات نہیں، 2008 سے لے کر اب تک عوامی نیشنل پارٹی کے 1200 کارکنوں کو شہید کیا گیا ہے۔ ان کارکنوں میں ہمارے لیڈر بھی تھے، پارٹی رہنما اور عہدہ دار بھی تھے۔ ہمارے سینیئر وزیر بشیر احمد بلور صاحب، ان کے بیٹے ہارون بلور صاحب، میاں افتخار حسین صاحب کا اکلوتا بیٹا راشد بھی شامل تھے۔ ہمارے دو sitting MPAs عالم زیب شہید اور ڈاکٹر صاحب بھی شہید کیے گئے۔

اس کے بعد 2013 کے انتخابات میں بھی ہمارے ساتھ یہی ہوا۔ اُس وقت دوسری پارٹیوں کے لیے چیف الیکشن کمشنر فخر الدین جی ابراہیم تھے اور ہمارے لیے بیت اللہ محسود تھے۔ وہ ہمیں دھمکیاں دیا کرتے تھے کہ یہ کام کرو اور یہ نہ کرو۔ اگر نکلتے ہیں تو آپ کا حشر یہ ہوگا، یہ ہمیں کہتے تھے۔ باقی پارٹیاں اپنی election campaign چلا رہی تھیں اور ہم اپنے کارکنوں اور لیڈروں کے جنازے اٹھا رہے تھے۔ اس کے باوجود بھی ایسے حالات میں ہم الیکشن لڑ رہے تھے۔ اگر کوئی جلسہ جلوس ہوتا تھا تو جلسہ جلوس کے قابل نہیں تھے کیونکہ ہمارے شہداء کے رسم قل ہوتے تھے، ہم وہاں بیٹھے ہوتے تھے۔ جناب! اسی طرح 2013 میں بھی ہمیں دیوار سے لگایا گیا۔ 2018 میں بھی ہمارے ساتھ یہی کھیل کھیلا گیا۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ 2018 میں ہمارے خلاف بڑا پروپیگنڈا ہوا تھا۔ 2013 سے ہم نے جو ترقیاتی کام کیے تھے، ان پر تختیاں کسی اور کی لگ رہی تھیں، اسے ہر قسم کے میدان مہیا کیے گئے تھے اور وہ گھنٹوں ٹی وی پر بیٹھ کر لوگوں کو اپنی طرف بلا رہے تھے اور اس پر کچھ نوجوان آج تک ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ پھر الیکشن کا جو نتیجہ آیا، اس میں کیا کچھ نہیں ہوا، یہ بھی ہمارے لیے لمحہ فکریہ ہے اور ہماری تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔ جناب والا! ہم عدم تشدد کے لوگ ہیں، ہم باچا خان بابا کے پیروکار ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ حاجی صاحب۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان : ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہم کوئی ہنگامہ کریں جس طرح لوگ کرتے ہیں، ہم نے اپنے شہیدوں کو دفن کیا ہے، ہم نے رسم قل ادا کیے ہیں لیکن ہم نے کبھی بھی قانون کو اپنے ہاتھوں میں نہیں لیا لیکن اس کے بعد بھی ہم متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر۔۔۔

جناب چیئرمین : شکریہ حاجی صاحب بہت ہو گیا۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان : ابھی ہمیں یہ دھمکیاں مل رہی ہیں، اگر اس الیکشن میں ہمارے لیڈر ایمل ولی خان کو یا ہمارے لیڈر مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو اس طرح threats دے رہے ہیں تو میرے خیال سے اس کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے، ہمیں آج جو یہ خط ملا ہے، اس میں لکھا ہے all Chief Secretaries, all IG's ہمیں لکھا ہے کہ اپنا خیال رکھو، ان کو بتائیں کہ ان لوگوں کا تم خیال رکھو، ان کو threat جاری ہو چکی ہے، ان کا تم خیال رکھو، یہ ہمیں کیوں بتاتے ہیں کہ تم اپنا خیال رکھو، ہم کیا خیال رکھیں گے؟ ہم تو الیکشن لڑیں گے۔

جناب چیئرمین : شکریہ حاجی صاحب بہت مہربانی۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان : ہم تو جلوسوں میں جائیں گے، ہم تو گھومیں گے، آئیں گے اور لوگوں کے درمیان جائیں گے، ہمیں کہاں پر دہشت گردوں سے پناہ ملے گی جو جائیں، ہم نے قربانیاں دی ہیں، ہم اب بھی اس کے عادی ہیں لیکن ہمیں اس بار اگر دیوار سے لگایا گیا تو یہ اچھی بات نہیں ہو گی یہ ملک کے لیے بہت نقصان دہ اور خطرناک ہو گا۔

جناب چیئرمین : بہت شکریہ حاجی صاحب، سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : شکریہ حاجی صاحب ہو گیا۔ سینیٹر محمد ہمایوں مہمند صاحب۔

Senator Muhammad Humayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! اس طرح ہے کہ ہم لوگ نئے سال میں تو آ گئے ہیں اور آگے۔۔۔

جناب چیئرمین : آپ کو نیا سال مبارک ہو۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند : بہت مہربانی۔ خالی مبارک باد سے نہ یہ پاکستان بہتر ہو گا اور نہ ہی ہمارا future بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب اچھے کی امید رکھنی چاہیے، آپ قوم کی امید ہیں اچھی باتیں کیا کریں اور کہیں کہ ان شاء اللہ اس سال اللہ تعالیٰ بہتری لائے گا۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب والا! جو چیزیں ہو رہی ہیں اس سے ایسی امید بھی نہیں لگ رہی۔ جناب والا! میرا point یہ ہے کہ آگے الیکشن آ رہے ہیں اور اس میں ہم لوگوں کے لیے، پاکستانیوں کے لیے، پورے پاکستان کے لیے ایک stability لانے کے لیے یہ بہت important وقت ہے۔ ہم نے دیکھا ہے 18 مہینوں میں جو ستیاناس ہوا تھا یہ وقت ہے کہ ہم ان سب چیزوں کو correct کر سکیں لیکن ہم دیکھ یہ رہے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف کا جو بھی شخص چاہے وہ کسی کو acknowledge کر رہا ہے یا second کر رہا ہے اور یا اس کو propose کر رہا ہے، ان سب کو اٹھایا جا رہا ہے، میں یہ سوال پوچھتا ہوں یہ جو caretaker government ہے یہ کس طریقے کی حکومت ہے، ان کا تو ایک mandate ہے وہ یہ ہے کہ یہ free, fair and transparent elections کروائیں اگر یہ وہ بھی نہیں کروا پا رہے ہیں تو یہ بیٹھے کس لیے ہیں؟ صرف PTI کے لوگوں کو پکڑا جا رہا ہے جیلوں میں ڈالا جا رہا ہے ان کے لوگوں کو جہاں پر پہنچنا چاہیے ان کو وہاں پر پہنچنے نہیں دیا جا رہا ہے اور ہم نے دیکھا ہے شاہ محمود قریشی صاحب کو جب کورٹ نے bail دی تو کس طریقے سے ان کو دھکے دے کر باہر نکالا گیا۔ اگر کوئی political party یہ سمجھتی ہے کہ وہ ان طریقوں سے یہ election جیت جائے گی یا پاکستان میں stability لے کر آئے گی، اس طریقے سے پاکستان میں کبھی بھی stability نہیں آئے گی، stability تب ہوتی ہے جب لوگوں کے اندر سکون ہو، چاہے آپ ہارے ہوں لیکن آپ کے دل میں سکون ہو کہ اگلے نے آپ کو اپنی merit سے ہرایا ہے لیکن اگر یہ کام کر رہے ہوں گے تو کس طریقے سے کون سا آدمی ہوگا جس کے اندر سکون ہوگا۔ جناب والا! ہماری جو caretaker, take-care or caketaker حکومت ہے یہ لوگ بہت زیادہ غلط اور ظلم کر رہے ہیں، ان کو اس بات کے بارے میں سوچنا چاہیے کہ اگر یہ لوگ ظلم کر رہے ہیں تو ان کو کہیں نہ کہیں پر اس کا حساب کتاب دینا ہوگا۔ ہم تمام لوگوں اور political parties کو اس چیز کے خلاف اٹھنا چاہیے، آپ لوگ یاد رکھیں اگر آج سب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آج پاکستان تحریک انصاف کو اس طرح کر دیں گے تو trust me میں آپ یہ level دیکھیں پچھلے پچیس تیس سالوں

میں یہ level of interference, جیسے ساری چیزیں بڑھتی جا رہی ہیں، یہ کب تک ہوتا رہے گا اور کیسے ہوتا رہے گا۔ جناب چیئرمین! اس کے لیے ساری political parties کو اس میں صرف مذمت کی حد تک نہیں، اس سے آگے جا کر کچھ کرنا پڑے گا، شکریہ جناب چیئرمین۔

Senator Kamran Murtaza

جناب چیئرمین: شکریہ، معزز سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب۔ کامران صاحب ویسے آپ کی پارٹی نے بات کر لی ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب والا! پارٹی نے بات کر لی ہے مگر تھوڑی سی اور بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: اب کامران صاحب سے ڈرتا بھی ہوں نا، جلدی بتائیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب والا! مولوی صاحبان۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ان شاء اللہ تعالیٰ آپ سے تو خضدار میں ملیں گے، جی کامران صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: مولوی صاحبان ہمیں بچپن میں یہی پڑھایا کرتے تھے کہ ایمان کے بعد امن بہت نعمت ہے، ایمان تو ریاست نہیں دے سکتی، ایمان تو حکومت نہیں دے سکتی، امن تو ریاست دے سکتی ہے، امن تو حکومت دے سکتی ہے۔ اس وقت مسئلہ امن کے حوالے سے ہے، ہمیں عدالتوں میں کہا گیا تھا کہ 8th February کے حوالے سے ہمیں کہا گیا تھا ماسوائے اپنی بیوی کے اور کسی سے بھی بات نہیں کرنی، ہم نے بھی بیوی کے علاوہ کسی اور سے بات کرنا چھوڑ دی کہ ہم پر یہ الزام نہ لگ جائے کہ خدانخواستہ ہم الیکشن ملتوی کروانا چاہتے ہیں یا ہم الیکشن سے ڈرتے ہیں، یا پھر الیکشن سے بھاگتے ہیں۔ جناب والا! مولانا صاحب پشاور گئے اور ساتھ میں threat letter, مولانا کوئٹہ گئے اور ساتھ threat letter, مولانا لاڑکانہ گئے ساتھ میں threat letter, مولانا صاحب کراچی گئے ساتھ میں threat letter اور ابھی دو دن پہلے پھر ایک threat letter ملا ہے۔ ہر روز ہمیں ایک threat letter پکڑوایا جاتا ہے، اس کے ساتھ ایک ثبوت بھی موجود ہے، باجوڑ کا حملہ اور اس کے ساتھ حمداللہ والا اور پھر اکبر ترین والا واقعہ جس میں 80,85 لوگ پہلے حملے میں مارے گئے، 200 لوگ اس میں شہید ہوئے۔ حمداللہ آپ

کا سینیٹر ہے، آپ اس کی عیادت کے لیے خود گئے، وہ زخمی ہوا، اکبر ترین کے ساتھ دو چار گارڈ مارے گئے۔ جناب والا! مولانا صاحب کے لیے حالات اس طرح سے پیدا کیے جا رہے ہیں جیسے 2018 کے الیکشن میں بعض پارٹیوں کے لیے حالات پیدا کیے گئے تھے۔

جناب والا! Level playing field کی بات ہوتی ہے، خدا کا شکر ہے ابھی تک کسی بھی پارٹی کا کوئی فرد شہید نہیں ہوا، میں یہ نہیں کہتا کہ اللہ نہ کرے ان کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ ہو، وہ کبھی شہید نہ ہوں، وہ اپنی natural death مریں اور اپنی عمر پوری کر کے جائیں مگر جس طرح سے ہر روز جنازے اٹھانا کیا یہ الیکشن کا ماحول ہے؟ Caretaker or Cake-taker government کے حوالے سے بات ہو رہی تھی، ریاست میں تو میرا ایمان ہے مگر یہ جو caretaker or cake taker government ہے کیا اس نے ہمیں صرف یہی threat letters پکڑانے ہیں؟ ابھی جب میں آپ کے Chamber سے باہر نکل رہا تھا تو ایک پٹی چل رہی تھی کہ DI Khan میں پانچ لوگ شہید ہوئے ہیں۔ ہر روز یہ شہداء اٹھانا، ہر روز اس طرح کے معاملات اٹھانا کیا یہ الیکشن کا ماحول بن گیا ہے؟ کیا اس طرح سے آپ ہمیں free and fair election کے لیے ماحول دے رہے ہیں؟ کیا ہم الیکشن کی campaign کر پائیں گے؟ یہ ایسے سوالات ہیں جس میں ہمیں اپنی جان کو بھی خطرہ ہے، جس میں ہمیں الیکشن کے باقی معاملات کو بھی خطرہ ہے، کیا اس طرح سے unfair elections تو نہیں ہونے جا رہے ہیں؟ اس طرح کی لڑائی تو نہیں ہے کہ کسی ایک کا ہاتھ باندھ دیا جائے اور دوسروں کے ہاتھ کھول دیے جائیں اور ان کو کہیں کہ آپ الیکشن لڑے جائیں اب آپ کا مقابلہ ہے۔ جناب والا! آپ کے سامنے ایک تو یہ مسئلہ رکھنا تھا۔ دوسرا مسئلہ پریس کلب کے سامنے جو بچیاں آ کر بیٹھی ہوئی ہیں کیا معاملات پھر اسی طرح سے چلنے ہیں؟ ان کی بچیوں کی بے عزتی کر کے، بچیوں کی بے عزتی کیا کی یہ تو میری اور آپ کی کی ہے نا، ہم سب لوگوں کی کی ہے جو لوگ اس پارلیمان میں بیٹھے ہوئے ہیں جو اس ماحول سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی چادریں کھینچی گئیں، ان کے کپڑے کھینچے گئے اور اس کے بعد ان کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا گیا۔ ان کا مطالبہ کیا ہے؟ ان کا مطالبہ زیادہ سے زیادہ صرف یہ ہے کہ ان کو عدالتوں میں پیش کیا جائے، ہم انہیں missing تو نہیں کہیں گے، یہ terminology غلط ہے، جن کو اٹھا کر لے جایا گیا ہے اور وہ اٹھا کر لے جانے والا مطالبہ اگر غلط ہے اور دستور کے منافی ہے تو پھر ہم

سارے اٹھ کر اس طرف آ کر کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کے خلاف کھڑے ہو جاتے ہیں مگر اگر ان کو عدالتوں میں پیش کرکے، ان کا trial دستوری حق ہے، Article 4 جو اس وقت تمام بنیادی حقوق کی mother ہے، وہ آرٹیکل یہ کہتا ہے کہ کسی کے ساتھ بھی قانون کے ماورا سلوک نہیں کیا جاسکتا تو کیا ان بچیوں کے ساتھ یا جن کے وہ ورثاء ہیں اُن لوگوں کے ساتھ ایسا ناروا سلوک کیا جا رہا ہے تو کیا اُن لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا، پاکستان کو، پاکستان کے اداروں کو، پاکستان کی ریاست کو، پاکستان کی حکومت کو اور دیگر کو، کیا ان لوگوں کے ساتھ ایسا کرنا انہیں زیب دیتا ہے؟ میں تو کہوں گا کہ یہ ایک ایسی لعنت ہے جو ہمارے ماتھے پر لگی ہوئی ہے اور شاید اس داغ کو ہم نہ دھو پائیں۔ آپ اس معاملہ کو دیکھیں اور اس کا نوٹس لیجیے یہ ایوان بالا ہے اور وفاق کی نمائندگی کرتا ہے اگر ہم اس معاملے کو نہیں دیکھیں گے تو پھر خدانخواستہ کوئی اور دیکھے گا۔

جناب چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ۔ میں مشاہد حسین صاحب، آپ کو بھی موقع دیتا ہوں۔ آج تو آپ، جی جی تنگی صاحب آپ کو تو میں بھول ہی نہیں سکتا۔ سینیٹر تنگی، آپ تو ایوان کو ہی تنگ کریں گے۔ سینیٹر مولوی فیض محمد صاحب۔

Senator Molvi Faiz Muhammad

سینیٹر مولوی فیض محمد: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ (عربی) جناب چیئرمین! میں آپ کے سامنے ہر مرتبہ ایک مصرعہ پڑھتا ہوں۔ (فارسی) اتنی پریشانیاں ہیں اور اتنے غم ہیں کہ ہم کس پر گفتگو کریں۔ ابھی ہم بلوچستان سے آئی ہوئی بچیوں کے پاس گئے۔ رات کو ایک اور مسئلہ چلا کہ مولانا فضل الرحمٰن اور اُن کے قافلے کی گاڑیوں پر حملہ کیا گیا ہے۔ جناب! یہ کیا ہو رہا ہے؟

اگر الیکشن کرنے ہیں تو حفاظت موجودہ نگران حکومت کی ذمہ داری ہے، انہیں تمام قیادت کی سیکورٹی کی فراہمی یقینی بنانی چاہیے۔ ایک دور تھا کہ جی ہم انہیں پہچانتے ہیں جو کہ افغانستان چلے گئے ہیں اور فلاں گلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں یہ پتا ہے۔ آپ کہتے تھے کہ اُن کے کپڑے ایسے ہیں شکل ایسی ہے اور قد ایسا ہے تو اگر آپ کو سب کچھ معلوم ہے تو پھر ایسوں کو آپ پکڑیں۔ آپ اطلاع دیتے ہیں ٹھیک ہے۔ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہر شہری کی جان، مال اور عزت نفس کی حفاظت کرے۔ اسلام کے اندر جان کی قیمت کیا ہے، عزت کی قیمت کیا ہے، مال کی قیمت کیا ہے میں نے بار بار آپ کے سامنے یہ بیان کیا ہے۔ الیکشن نہیں کروانے ہیں تو اور طریقہ ہے اگر کروانے ہیں تو

سب کی عزت بحال کی جائے اور جان اور مال کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے، اس کے بغیر اس کو کرنا مشکل ہو گا۔

جناب! آپ کو معلوم ہے کہ خیبر پختونخوا میں اس سے زیادہ لوگ شہید ہوئے اور دو سو کے لگ بھگ افراد زخمی ہوئے اور پھر دیگر لوگ، ہمارے حافظ حمد اللہ جن کا تعلق بلوچستان سے ہے اُن پر بھی حملہ ہو چکا ہے۔ آپ ہمیں بتائیں کہ اگر یہ الیکشن ہوں گے تو کیسے ہوں گے؟ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ موجودہ نگران حکومت کو کہیں کہ صحیح طور پر لوگوں کی جان اور مال کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے اور بہتر انتظام کیا جائے تاکہ اس طرح کے واقعات کا سد باب کیا جا سکے۔

دوسری بات، ہم اُن بچیوں اور عورتوں کے پاس گئے جو یہاں پر احتجاج کے لیے آئی ہوئی ہیں۔ ہمارے بلوچستان کی روایت ہے جس میں عورتوں کی بہت عزت کی جاتی ہے۔ میں کہوں گا کہ صرف بلوچستان کی روایت نہیں ہے اسلام میں عورتوں کی بہت عزت ہے۔ حضور اکرم ﷺ جب جہاد ہوا مکہ فتح ہوا اور جب طائف فتح ہوا تو اس میں بنی سعد قبیلہ ہے اُس کے چھ ہزار افراد قید ہو کر آئے اور جب مکہ میں آئے تو اُن کے لوگ تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے ہماری ایک بی بی حلیمہ سعدیہ کا دودھ پیا ہے، ہم اس قبیلے کے ہیں اور ہم اس بی بی حلیمہ کا واسطہ دے کر آپ کو کہتے ہیں آپ کے پاس تشریف لائے ہیں کہ آپ ﷺ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ اُس وقت حضور ﷺ نے کہا کہ آپ لوگوں نے دیر کر دی ہے چلو میں اعلان کرتا ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے جو لوگ قید ہیں اور کسی کے غلام ہیں، باندیاں ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ انہیں آزاد کرو اگر کسی کو ضرورت ہو گی تو میں کسی اور وقت پر انہیں دے دوں گا۔ یہ عورت کی عزت تھی اور اسی وجہ سے ہمارے نبی ﷺ نے چھ ہزار قیدیوں کو آزاد کیا۔ اگر ان میں کوئی خامی ہو گی تو انہیں عدالت میں پیش کرو اور اس کے بعد اگر آزاد کرتے ہو، معاف کرتے ہو تو ٹھیک ہے نہیں کرتے ہو، اس کے بعد تم ایسی باتیں کرو۔ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں عورتوں کے بارے میں یہ سبق دیا ہے جو کہ عورتوں کی عزت کے بارے میں ہے۔

آپ ﷺ کی شادی جویریہ بنت حارث سے ہوتی ہے۔ صحابہ کو معلوم ہوا ان کے قبیلے کے سو سے زیادہ گھرانوں کے یا اس سے کم یا زیادہ لوگ قید تھے۔ انہوں نے دیکھا اور سردار کی بیٹی کی

وجہ سے اُن تمام لوگوں کو آزاد کر دیا اللہ کے واسطے۔ میں کہنا چاہوں گا کہ جس نبی ﷺ نے عورت کو اس انداز سے عزت دی۔

جناب چیئرمین! آپ ہمارے علاقے کے ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ اگر لڑائی کر رہے ہیں اور قرآن مجید کسی کے پاس لے جائیں تو پھر بھی وہ لوگ اپنے مورچوں سے اترتے ہیں اور اگر کوئی عورت چلی جائے تو پھر اُس عورت کی بھی قرآن کے برابر عزت ہوتی ہے۔ چیئرمین صاحب، آپ اس بارے میں ایک کمیٹی تشکیل دیں تاکہ اس کا حل نکل سکے۔ اللہ تعالی ہمیں اس طرح کے مصائب سے بچائے۔

جناب چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ۔ آمین۔ سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب۔

<u>Senator Mushahid Hussain Sayed</u>

Senator Mushahid Hussain Sayed: *Bismillah-ir-Rahman-ir-Raheem*. I am grateful that you have taken right initiative to have a debate and discussion on an issue of paramount National importance, the Baloch missing persons. Sir, today is first day of new year and I would just like to mention that last week I was in Tehran for the International Conference on Palestine and we expressed full support and solidarity with the people of Palestine and I salute the heroic Palestinian Mujahideen under the leadership of Hamas which is a democratically elected organization of the people of Gaza for resisting the Israeli repression, at the very heavy cost 25,000 children, women and men have been martyred and 53,000 have been wounded but they are still resisting because the myth of Israeli invincibility has been shattered totally and Israel has been exposed as an occupied state similar to Indian occupation of Kashmir.

Sir, I would like to mention here that when I went last week to Baloch protesters camp, it was a very painful sight, it was very unfortunate that citizens of Pakistan,

the women of Pakistan, the children of Pakistan from Khuzdar, from Turbat, from Gwadar they all come here seeking redressal of wrongs. If somebody has committed a crime that person should be charged, brought before the court of law, tried and if there is evidence, punished and if there is no evidence, freed. But this tactic of enforced disappearances is not acceptable because human rights and democracy is part of the Pakistani DNA.

Sir, the great leader Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah when he was the member of the imperial legislative Council, he spoke for the human rights of *Bhagat* Singh whom the British had termed as a terrorist but he said *Bhagat* Singh has human rights and he defended him in the Parliament and here we are seeing these things, so I feel that Senator Kamran Murtaza Sahib, myself, we were part of the Islamabad High Court Commission on Missing persons under the leadership of Akhtar Mengal sahib! we demand that the report be published and the report be implemented by the government in letter and spirit.

I am glad the Minister for Parliamentary Affairs is here and I think the report will show that rule of law must prevail in Pakistan otherwise you know it will become the law of Jungle and let us not make Pakistan a lawless republic of the fear.

Sir, one last word I would like to say, that I endorse what has been said by my colleague Senator Mohmand and I think that the kind of elections should not be what happened in 2018. In 2018 the election was manipulated and engineered by the Intelligence Services and the Security Services, RTS was finished at 11: 47 p.m. and if

we have to move forward that kind of process should not be repeated here. I think the mass rejection of papers of the PTI Candidates is detrimental to democracy and it will weaken the Federation because the political parties whether the PMLN, PPPP, PTI or National Party, ANP and all other parties or even BAP sir, of which you are the worthy Guru in Chief, there are parties which are factors for national unity and if you weaken the political parties, you weaken the Federation and I think we should have the election, which is fair and free, let us not repeat our old mistakes.

اگر ہم نے غلطیاں کرنی ہے تو نئی غلطیاں کریں پرانی غلطیاں نہ کریں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب، جی بہرہ مند تنگی دو منٹ پلیز۔ آپ کا شکریہ۔آپ اپنی بات دو منٹ میں مکمل کریں۔ میں نے ابھی ایجنڈا بھی لینا ہے اور باقی سینیٹرز بھی بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

Senator Bahramand Khan Tangi

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ نہیں جناب۔اچھا ٹھیک ہے سنیں۔ میں آج اپنی بات کاآغازاس long march سے کرنا چاہتا تھا جس میں ہماری بیٹیاں ہیں، بچیاں ہیں اور دیگر بچے ہیں اور بوڑھے افراد اس میں شامل ہیں۔اس ایوان میں ہمارے ایک colleague نے ایک بندے کا نام لے کر اُس کے بارے میں بات کی تو میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اب اس پر بات کرنی چاہیے۔

جناب چیئرمین! 13 جنوری 2018 کو کراچی میں نقیب اللہ محسود کا قتل ہوا۔نقیب اللہ محسود نامی شخص کے قتل کے بعد مختلف لوگوں نے وہاں جا کر تقاریر کیں اور جلسے کیے اور 13 مئی 2018 کو منظور پشتین، جس لڑکے کا نام یہاں پر لیا گیااُس نے بھی سہراب گوٹھ میں ایک جلسہ کیا اور اُس جلسے میں نقیب اللہ محسود کے قتل سے جنم لینے والی PTM کا اعلان کیا۔چیئرمین صاحب! نقیب اللہ محسود کے قتل سے جنم لینے والی PTM کے نمائندے منظور پشتین نے اس دن سے آج تک جو کردار ادا کیا ہے، میں اس کردار کی مذمت کرتا ہوں۔

چیئرمین صاحب! آج سے کچھ مہینے پہلے اسلام آباد میں ایک احتجاجی جلسہ کیا گیا اور اس احتجاجی جلسہ میں PTM کے نمائندہ منظور پشتین نے افواج پاکستان کے خلاف، security forces کے خلاف اور پاکستان کے باقی اداروں کے خلاف جو زبان استعمال کی ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے، وہ کم ہے۔ نقیب اللہ محسود کے قتل سے جنم لینے والے منظور پشتین دشمن ممالک کے آلہ کار بن کر ملک کے اندر اور باہر سازش کرکے کس کو message دے رہے ہیں؟ وہ کس کی زبان میں بات کرتے ہیں؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ خیبر پختونخوا میں یا بلوچستان میں، کہیں بھی کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو اس لڑکے نے یہ کوشش کی کہ پختونوں کو اور اداروں کو آپس میں لڑایا جائے۔

اس House میں اس کی تقاریر کو نکالیں جس میں وہاں کے پختونوں کو دہشت گرد ثابت کرنے کی کوشش کی گئی اور ان تقاریر میں اس نے افواج پاکستان کو جو کچھ کہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ انڈیا نے بھی آج تک وہ الفاظ میری افواج پاکستان کے خلاف استعمال نہیں کیے ہیں۔ اگر واقعی منظور پشتین سیاست کرنا چاہتا ہے، اس ملک اور اپنے علاقہ کی عوام کی حقیقتاً خدمت کرنا چاہتا ہے تو آئے، پارلیمان موجود ہے، الیکشن لڑے، کونسلر بنے، MPA بنے، MNA بنے، سینیٹر بنے اور پھر اس فورم پر پاکستان کی، اپنے علاقے کی اور عوام کی خدمت کرے۔ لیکن اگر ایک آدمی نہ الیکشن لڑتا ہے، نہ پارلیمان کے فیصلوں کو مانتا ہے، نہ پارلیمان کے فیصلوں کو تسلیم کرتا ہے، تو پھر چیئرمین صاحب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ منظور پشتین جو کردار ادا کر رہا ہے وہ کس کا کردار ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اگر social media کے لیے، personal popularity کے لیے، political scoring کے لیے، breaking news کے لیے، وہ آدمی جو افواج پاکستان اور security forces کو گالی دیتا ہے اور اس نے اسلام آباد میں جو الفاظ اور زبان استعمال کی ہے، اگر ایسے آدمی کو گروپ کا لیڈر رکھتے ہیں تو ان کی سیاست پر اللہ رحم کرے کہ جو آج افواج پاکستان کو گالی دینے والے کے بارے میں یہ بات کرتے ہیں یہ وہ خدمت کر رہے ہیں۔

چیئرمین صاحب! اگر آج میں اپنے آپ کو پاکستانی سمجھتا ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ میرے پاکستان کا اور اس میں بسنے والے بچوں کا مستقبل محفوظ ہو، تو جب ان اداروں کے نوجوان جو اپنے خون سے اس مٹی کو محفوظ بنانے کے لیے اپنے سینوں پر گولیاں کھاتے ہیں اور شہید ہوتے ہیں، اور جب ان نوجوانوں کے خلاف، افواج پاکستان کے خلاف ایسے لوگ آکر ان کو گالیاں دیتے ہیں اور ان کی چمڑی

اتارنے کی بات کرتے ہیں۔ پھر بدقسمتی سے اسی ایوان بالا میں چند لوگ اپنی social media scoring کے لیے، اپنی rating کے لیے، اپنی personal popularity کے لیے منظور پشتین کو لیڈر تسلیم کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: Thank you جی۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: چیئرمین صاحب! مجھے دو منٹ اور دے دیں۔ جو long march میں بیٹھی ہیں وہ ہماری بیٹیاں ہیں۔ یہ ہمارے بچے ہیں۔ 20 نومبر 2023 کو CTD نے بلوچستان کے ضلع کیچ میں بالاچ بلوچ کو گرفتار کیا، اس کو 21 نومبر 2023 کو عدالت میں پیش کیا اور پھر 23 نومبر کو اس کا قتل ہوا۔ یہ ایک issue ہے۔ لیکن جہاں تک میرے colleagues نے یہاں پر missing persons کی بات ہے، تو ان colleagues کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آج anchor صاحبان بھی اور کچھ لیڈر صاحبان بھی ان missing persons کی بات کرتے ہیں تو کیا آج اس وقت بلوچستان میں کروڑوں لوگ جن میں طلبا ہیں، politicians ہیں، ملازمین ہیں، بچے ہیں، خواتین ہیں، لیکن وہ تمام محب وطن ہیں۔ ان کو تو کسی نے missing نہیں کیا۔ ان کو تو کسی نے اغوا نہیں کیا۔ آپ بھی بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں۔ 2008 سے آج تک آپ سیاست سے منسلک ہیں۔ آپ کے دادا نے، آپ کے پڑ دادا نے، آپ کے باپ نے، آپ کی family نے سیاست میں حصہ لیا ہے لیکن آپ ملک کے لیے سیاست کرتے ہیں، آپ اپنے صوبے کے لیے سیاست کرتے ہیں، آپ اپنے عوام کے لیے سیاست کرتے ہیں، لیکن کسی نے بھی آپ کو اغوا نہیں کیا؟ لیکن آج اگر میں ان missing persons کو اپنی political scoring کے لیے استعمال کرتا ہوں تو I think کہ ان political scoring کے data کو اس House کے سامنے رکھیں۔

تصاویر تو میں House میں دکھاتا ہوں، مجھے secretariat سے printout آتا ہے، تو میں دکھاتا ہوں اپنی social media کی rating کے لیے لیکن کیا ان کے بارے میں آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ missing persons کون ہیں؟ چیئرمین صاحب میں request کرتا ہوں کہ اس ایوان بالا میں پاکستان، افواج پاکستان اور تمام security forces کے بارے میں جو گندی زبان استعمال کرتے ہیں ان زبانوں کو کاٹنا چاہیے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ادارے ہمارے

ملک کی حفاظت کرتے ہیں، آپ کی حفاظت کرتے ہیں، ہمارے بچوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ آج اس chapter کو close کرنا چاہیے کہ پاکستان میں کوئی آدمی اٹھے اور social media جیسے کہ Twitter پر اپنی تقاریر میں point scoring کے لیے افواج پاکستان کے خلاف بات کرے۔ Thank you جی۔

Mr. Chairman: Thank you so much. Let me come to the agenda please. Order No 2, Honourable Senator Samina Mumtaz Zehri, please move order No.2.

Senator Samina Mumtaz Zehri

سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری: السّلامُ علیکم جناب۔

جناب چیئرمین: وعلیکم السلام۔ Welcome to the House.

Senator Samina Mumtaz Zehri: Happy New year to all. Sir, may I just add a few words to whatever everybody has just said because I was waiting for long. Just a minute, it won't take long. Sir, as far as Balochistan is concerned.

اور ہماری وہ بچیاں جو باہر بیٹھی ہیں، بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ہم سب کو of course even not only from Balochistan but about any women, we feel bad.

جناب، بلوچستان کا تھوڑا سا issue یہ ہے کہ ہمارا سارا سسٹم دراصل جرگہ سسٹم اور سردارانہ سسٹم ہے۔ ہمارے بڑے ہیں وہاں پر۔ تو عورتوں کو یہاں پر بھیجنے کا مقصد مجھے سمجھ نہیں آیا۔ اگر missing persons ہیں تو جس علاقے میں missing ہو رہے ہیں وہاں کے جو بڑے بڑے MNAs اور MPAs ہیں جنہوں نے وہاں کے ووٹوں سے الیکشن جیتے ہیں، یہ لوگ ان لوگوں کو کیوں نہیں approach کرتے، rather than coming here and blaming the armed forces, security services or anybody. یہاں بیٹھ کر اپنی عزت کیوں خراب کرتے ہیں۔ I agree with a lot of people here.

تنگی صاحب نے بھی بہت اچھا بولا۔ مشاہد حسین صاحب نے بہت اچھا بولا۔

and many others also. But at the same time, it really bothers me that every time when there is something important happening in this country people come to Islamabad and start protesting and start blaming the government and its not only the caretaker government, mind you whoever was saying it, its every government. Last time it has also happened. It’s not happening now, it's been happening for ages.

تو یہ لوگ کدھر تھے؟

ابھی تک missing persons کا جو issue ہے، یہ میری motion 218
سے connected ہے۔ This is a solution for it. جو millions and
billions لے کر اپنے منہ سے بولتے ہیں کہ آٹھ آٹھ نو نو decade سے ہم یہاں پر rule کر
رہے ہیں اور یہ لوگ اپنے youth کو ایک دو نوکریاں نہیں دے سکتے۔ تو جب youth کو نوکری
نہیں ملے گی اور اس کو frustration ہو گی اور وہ بے چارہ frustrate ہو کر غلط کام کرے گا۔
وہ نوکری ڈھونڈنے کے لیے جائے گا اور اپنی family کو نہیں بتائے گا، there could be
thousands of reasons and when we speak about rights
یہاں پر اسلام کی بات ہوتی ہے and we talk about human rights
especially تو مجھے سب سے زیادہ important چیز جو میں ہمیشہ اپنی committees
میں بھی بات کرتی ہوں وہ یہ ہے کہ جتنے rape cases ہوئے، with evidence, سب
سے بڑا نور مقدم کا کیس تھا۔ ابھی تک اس کا کوئی final conclusion نہیں ہوا۔ Even
though the evidence is clear and out there. وہاں پر کسی نے کچھ نہیں
کہا ہے۔ یعنی you just put it under the rug. Isn’t anybody going
to speak about that. We speak about other countries جو وہاں
پر مظالم ہو رہے ہیں اور لوگ murder ہو رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں جو murders ہو رہے
ہیں اس کا جواب کون دے گا؟ murder کر کے they sweep it under the rug.
اور پھر ہم تھوڑا بھاشن کرتے ہیں۔ یہاں پر سب بات elections کی ہے۔

there is nothing to do with missing persons, they have been missing for years.

خواتین کے حقوق کا کوئی issue نہیں ہے، یہ سارا کا سارا blackmailing system ہے، to blackmail people into giving them what they want, it's been happening for ages. This is the reality and this is how it is and the best thing to do is to do it this way. Blame the Government, blame the Caretaker Government, blame the army. وہ شہید ہوتے ہیں، جیسے تنگی بھائی نے کہا، ان کی تو کوئی accountability نہیں ہے۔ I have complete sympathies with these people لیکن پہلے reasons تو دیکھیں، why now, why have they come out right now, right before the elections. آپ کہتے ہیں کہ ہم create کر رہے ہیں، may be یہ political parties اپنے agendas clear کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ اب آپ Order No.2 introduce کریں۔

Introduction of [The Prevention of Electronic Crimes (Amendment) Bill, 2023]

Senator Samina Mumtaz Zehri: I move for leave to introduce a Bill further to amend the Prevention of Electronic Crimes Act, 2016 [The Prevention of Electronic Crimes (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs, is it opposed?

جناب مرتضیٰ سولنگی: جناب! ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اور تجویز کرتے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No.3, honourable Senator Samina Mumtaz Zehri, please move Order No.3.

Senator Samina Mumtaz Zehri: I introduce the Bill further to amend the Prevention of Electronic Crimes Act, 2016 [The Prevention of Electronic Crimes (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to Standing Committee concerned. Order No.4, honourable Senator Fawzia Arshad please, move Order No.4.

<u>Introduction of [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023]</u>

Senator Fawzia Arshad: Thank you sir. I move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860, the Code of Criminal Procedure, 1898 and the Qanun-e-Shahadat Order, 1984 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023]. (Amendment of sections 84, 89, 90, 98, 108, 306, 308, 310, 313, 337M, 337O, 361, 376A, 464 and 491 of the PPC 1860. Amendment of sections 198, 199, 199A, 345, 468, 470, 471, 473, 474, 475 and substitution of sections 464, 465, 466, 469, scheduled II of Cr PC, 1898 and amendment of Articles 2, 59, 121 of the Qanun-e-Shahadat, 1984).

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs, is it opposed?

جناب مرتضٰی سولنگی: جناب! ہم اس کی مخالفت نہیں کرتے لیکن اس میں کچھ اصطلاحات کی تبدیلی کی تجویز کی گئی ہے، کچھ اصطلاحات ہیں، جیسے unsound mind, insanity وغیرہ ہیں۔ یہ صرف اس قانون میں نہیں ہے، وزارت داخلہ کا موقف ہے کہ ہمارے بہت سارے

قوانین ہیں، جہاں پر اس طرح کی اصطلاحات استعمال ہو رہی ہیں۔ یہ بہتر ہو گا کہ اس پر کمیٹی میں تفصیل سے غور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، اس کو کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں۔ I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No.5, yes Senator Fawzia Arshad please, move Order No.5.

Senator Fawzia Arshad: I introduce the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860, the Code of Criminal Procedure, 1898 and the Qanune-Shahadat Order, 1984 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.6, honourable Senators Kauda Babar, Manzoor Ahmed, Naseebullah Bazai and Sana Jamali who is going to move? Yes, Senator Kauda Babar please, move Order No.6.

Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2024]

Senator Kauda Babar: I move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2024]. (Amendment of Article 51)

جناب! میں اس کے بارے میں کچھ بتانا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی بتائیں، یہ bill کیوں لا رہے ہیں؟

سینیٹر کہدہ بابر: جناب! Article 51 کہتا ہے کہ ہمارے قومی اسمبلی میں اقلیتی نمائندے ہوتے ہیں، ان کی تعداد 10 ہوتی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: اس پر سینیٹر دنیش کمار صاحب نے بھی writing میں دے دیا ہے، ان کا نام بھی include کریں، وہ اگلی مرتبہ پیش کریں گے اور کمیٹی میں بھی جائیں گے۔

سینیٹر کہدہ بابر: جی اگلی مرتبہ وہ ہی پیش کریں گے، انہوں نے ہماری پارٹی میں idea دیا تھا۔ جناب! دس لوگ ہیں، آپ دیکھتے ہیں کہ زیادہ تر پنجاب اور سندھ سے بڑی پارٹیوں کے لوگ elect ہو کر آتے ہیں کیونکہ ان کی seats زیادہ ہوتی ہیں۔ ہم نے اس میں یہ کیا ہے کہ ہمارے دس ہی اقلیتی نمائندے رہے ہیں لیکن ہر صوبے سے 4 seats confirm کریں تاکہ چاروں صوبوں پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا سے اقلیتی نمائندے آئیں تاکہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کو بڑی پارٹیوں کے ساتھ ساتھ ہماری اقلیتی برادری کو اس کا حق ملے، وہ اپنی نمائندگی کر سکیں۔

جناب! آپ کو پتا ہے کہ بلوچستان عوامی پارٹی کا نہ صرف ابھی بلکہ ہمارا پہلے سے یہ نظریہ ہے کہ تمام اقوام چاہے بلوچستان میں بسنے والے ہیں یا پاکستان میں بسنے والے ہیں، ان تمام اقوام کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ آپ کا شکریہ ہو گا اور اپنے دوستوں کا شکریہ ہو گا۔

Mr. Chairman: Honourable Minister Sahib. Is it opposed?

یا اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب مرتضٰی سولنگی: جناب! اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 7 stands in the names of Honourable Senators Kauda Babar, Manzoor Ahmed, Danesh Kumar, Naseebullah Bazai and Sana Jamali. Yes, Kauda Babar, please move Order No.7.

Senator Kauda Babar: I introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2024].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.8 stands in the names of Senators Rana Mahmood-ul-Hassan and Umer Farooq who is going to move Order No.8?

نہیں ہیں، اس کو drop کیا جاتا ہے، اس کو defer کر دیں۔

Order No.10, honourable Senator Shahadat Awan please, move Order No.10.

Introduction of [The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2023]

Senator Shahadat Awan: I move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Medical and Dental Council Act, 2022 [The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs, is it opposed or refer it to committee?

جناب مرتضیٰ سولنگی: اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No.11, yes Senator Shahadat Awan please, move Order No.11

Senator Shahadat Awan: I introduce the Bill further to amend the Pakistan Medical and Dental Council Act, 2022 [The Pakistan Medical and Dental Council (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order

No.12, stands in the names of honourable Senators Kauda Babar, Manzoor Ahmed, Naseebullah Bazai, Danesh Kumar and Sana Jamali who is going to move Order No.12? Yes, Senator Kauda Babar please, move Order No.12.

Introduction of [The Constitution (Amendment) Bill, 2024]

Senator Kauda Babar: I move for leave to introduce a Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2024]. (Amendment of Article 106)

جناب! آپ کو اس کی تفصیل بتاؤں؟

جناب چیئرمین: آپ بتائیں اور وزیر صاحب سن رہے ہیں۔

سینیٹر کہدہ بابر: جناب! ہم نے پچھلی مرتبہ ایک amendment کی تھی اور پورے سینیٹ نے بھیجا تھا اور اس کو پاکستان کی تمام political parties نے support کیا تھا۔ ہم نے یہ بلوچستان کی seats increase کرنے کے لیے بھیجا تھا کیونکہ ہماری وہ amendment ہو چکی تھی اور two third majority سے ہوئی تھی اور اس زمانے میں ہمارے دوست تھے، ہم ان کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں، وہ ہمارے ساتھ تھے اور وہ ابھی بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ وہ قومی اسمبلی سے نہیں ہو سکا تھا تو وہ bill lapse ہو چکا ہے اور ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ ہم اس کو اپنی موجودگی میں کرالیں تاکہ نئی قومی اسمبلی میں approve ہو سکے، اس میں تمام political parties ساتھ ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ وہ bill ہے جس میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کی seats increase ہو رہی ہیں۔

سینیٹر کہدہ بابر: جی جناب یہ صوبائی اسمبلی سے related ہے۔

جناب چیئرمین: جی معزز وزیر صاحب۔ سینیٹر صاحب آپ پہلے پیش کریں۔

سینیٹر کہدہ بابر: جناب میں نے پیش کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب مرتضٰی سولنگی: جناب اسے کمیٹی کو بھیج دیں۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave to introduce the Bill is granted. Order No.13, Senators Kauda Babar, Manzoor Ahmed, Naseebullah Bazai and Sana Jamali. Senator Kauda Babar, please move Order No.13.

Senator Kauda Babar: I, Senator Kauda Babar on behalf of Senators Manzoor Ahmed, Naseebullah Bazai and Sana Jamali introduce the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Amendment) Bill, 2024].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to Standing Committee concerned. Order No.14, Senator Shahadat Awan, please move Order No.14.

Introduction of [The Fatal Accidents (Amendment) Bill, 2023]

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan move for leave to introduce a Bill further to amend the Fatal Accidents Act, 1855 [The Fatal Accidents (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs, is it opposed?

جناب مرتضٰی سولنگی: نہیں جناب ہم اسے oppose نہیں کر رہے، آپ اسے کمیٹی کو بھیج دیں۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave to introduce the Bill is granted. Order No.15, Senator Shahadat Awan *Sahib,* please move Order No.15.

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan introduce the Bill further to amend the Fatal Accidents Act, 1855 [The Fatal Accidents (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to Standing Committee concerned. Order No.16, Senators Naseebullah Bazai and Kauda Babar, who is going to move the Bill at Order No.16. Yes, Senator Kauda Babar, please move Order No.16.

Introduction of [The National Excellence Institute Bill, 2024]

Senator Kauda Babar: I, Senator Kauda Babar on behalf of Senator Naseebullah Bazai move for leave to introduce a Bill to provide for the establishment of National Excellence Institute [The National Excellence Institute Bill, 2024].

جناب چیئرمین! اس بابت میں آپ کو بتا دوں کہ اسے Higher Education Commission نے NOC grant کیا ہوا ہے۔

Mr. Chairman: Yes honourable Minister for Federal Education.

جناب مدد علی سندھی (وفاقی وزیر تعلیم): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! جناب National Excellence University, Rawalpindi کو تو NOC دے دی ہے لیکن جناب اس میں سے نیشنل کا لفظ نکالا گیا ہے کیونکہ اس سے لگتا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: اس بارے میں جب کمیٹی میں discussion ہو گی اور آپ لوگ آئیں گے تو وہاں نکال لیجیئے گا۔

I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave to introduce the Bill is granted. Order No.17, Senator Kauda Babar, please move Order No.17.

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to Standing Committee concerned. Honourable Senator Samina Mumtaz Zehri, please move Order No.18.

Introduction of [The Prevention and Control of Human Trafficking (Amendment) Bill, 2023]

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri, move for leave to introduce a Bill further to amend the Prevention and Control of Human Trafficking Ordinance, 2002 [The Prevention and Control of Human Trafficking (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Is it opposed Minister *Sahib?*

یا کمیٹی کو بھجوادیں؟

جناب مدد علی سندھی (وفاقی وزیر تعلیم): جی جناب کمیٹی کو بھجوادیں۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave to introduce the Bill is granted. Order No.19, yes Senator Samina Mumtaz Zehri, please move Order No.19.

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri, introduce the Bill further to amend the Prevention and Control of Human Trafficking Ordinance, 2002 [The Prevention and Control of Human Trafficking (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to Standing Committee concerned. Order No. 20, Senators Dilawar Khan and Manzoor Ahmed.

نہیں آئے ہیں، اسے defer کر دیں۔ شہادت اعوان صاحب کیا آپ کوئی کتاب لکھ رہے ہیں۔ لگتا ہے کہ آپ نے سون سکیسر والوں کو بتانا ہے کہ آپ کتنی قانون سازی کر رہے ہیں۔ آج تو ٹائی بھی بہت زبردست ہے۔ Senator Shahadat Awan, please move Order No.22.

Introduction of [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2023]

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, move for leave to introduce a Bill further to amend the Civil Servants Act, 1973 [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2023].

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے پارلیمانی امور صاحب اسے کمیٹی کو بھجوا دیں؟

جناب مدد علی سندھی (نگران وفاقی وزیر برائے تعلیم و پیشہ ورانہ امور): جی جناب۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave to introduce the Bill is granted. Order No.23, honourable Senator Shahadat Awan, please move Order No.23.

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan introduce the Bill further to amend the Civil Servants Act, 1973 [The Civil Servants (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to Standing Committee concerned. Order No. 24, honourable Senators Samina Mumtaz Zehri, please move Order No.24.

Introduction of [The Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2023]

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri move for leave to introduce a Bill further to amend the Guardians and Wards Act, 1890 [The Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Yes, honourable Minister, is it opposed or send it to Committee?

جناب مرتضیٰ سولنگی: کمیٹی بھجوادیں۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave to introduce the Bill is granted. Order No.25, honourable Senator Samina Mumtaz Zehri, please move Order No.25.

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri to introduce the Bill further to amend the Guardians and Wards Act, 1890 [The Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to Standing Committee concerned. Order No.26, again honourable Senator Shahadat Awan, please move Order No.26.

Introduction of [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 2023]. (Amendment of section 4)

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan move for leave to introduce a Bill further to amend the Service Tribunals Act, 1973 [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 2023]. (Amendment of section 4).

جناب چیئرمین: سروس ٹریبونل میں آپ کیا ترمیم لانا چاہ رہے ہیں؟ جب سارے افسران ریٹائر ہو جاتے ہیں اور پھر سروس ٹریبونل میں لگتے ہیں اور پھر اپنے ہی نکالے ہوئے cases کے فیصلے کرتے ہیں، اس میں صحیح طریقے سے ترمیم لائیں اور براہ مہربانی اس بل کو مجھ سے بھی discuss کریں۔

سینیٹر شہادت اعوان: بالکل جناب چیئرمین۔ میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جن لوگوں کی departmental promotion نہیں ہوتی ہے ان کی representation کے اوپر bar تھا، میں نے کہا کہ اگر ایک آدمی کی departmental promotion بھی نہیں ہوتی ہے اور وہ بندہ representation بھی نہیں کر سکتا ہے تو اس کے لیے میں نے کہا کہ جو بندہ higher grade پر promote نہیں ہوتا ہے اسے representation کا right دینے کے لیے میں نے کہا کہ ہم اسے آگے سے نکال دیں گے، at least وہ اپنی روداد تو کہیں پیش کر سکے گا۔

جناب چیئرمین: لیکن شہادت اعوان صاحب ویسے تو promotion کسی کا right نہیں ہے۔

سینیٹر شہادت اعوان: لیکن جناب میں کہتا ہوں کہ میں اپنا grievance تو اپنے higher officer کو بتاؤں نا۔

جناب چیئرمین: بہر حال آپ یہ بل لا رہے ہیں لیکن یہ بل بنتا نہیں ہے۔ جی محترم وزیر صاحب، آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں؟ آپ بل لائیں اور وہاں ٹھیک سے ممبر لگوائیں، سارے ریٹائر ہو کر وہاں جاتے ہیں، اپنے cases وہیں سنتے ہیں اور اپنے دوستوں کے حق میں وہیں پر فیصلے دیتے ہیں، اس میں کوئی ترمیم لائیں اور وہاں پر کوئی اچھے لوگ لگائیں۔ Is it opposed?

جناب مرتضیٰ سولنگی: جناب کابینہ ڈویژن تو اسے oppose کرتی ہے لیکن ہم پھر بھی کہتے ہیں کہ اسے کمیٹی میں discuss کیا جائے۔

سینیٹر شہادت اعوان: شکریہ، جناب۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave to introduce the Bill is granted. Order No.27, honourable Senator Shahadat Awan, please move Order No.27.

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan introduce the Bill further to amend the Service Tribunals Act, 1973 [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to Standing Committee concerned. Order No. 28, honourable Senator Shahadat Awan, please move Order No.28.

<u>Introduction of [The General Clauses (Amendment) Bill, 2023]</u>

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan move for leave to introduce a Bill further to amend the General Clauses Act, 1897 [The General Clauses (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs, is it opposed?

Mr. Murtaza Solengi: Sir it may be referred to the Committee.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave to introduce the Bill is granted. Order No.29, honourable Senator Shahadat Awan, please move Order No.29.

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan introduce the Bill further to amend the General Clauses Act, 1897 [The General Clauses (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to Standing Committee concerned. Order No. 30, honourable Senator Shahadat Awan, please move Order No.30.

Introduction of [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2023]. (Insertion of new sections 59A, 431A, amendment of sections 154 and 431 of Cr.PC).

Senator Shahadat Awan: I Senator Shahadat Awan move for leave to introduce a Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2023]. (Insertion of new sections 59A, 431A, amendment of sections 154 and 431 of Cr.PC).

Mr. Chairman: Yes, Honourable Minister Sahib.

Mr. Murtaza Solangi: Sir, it may be referred to the Committee.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 31, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 31.

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, introduce a Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order

No. 32, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 32.

Introduction of [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023]

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023]. (Insertion of new section 297A in the PPC and subsequent amendment in schedule II of Cr.PC).

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs is it opposed or should I refer it to the Committee?

Mr. Murtaza Solangi: Sir, it may be referred to the Committee.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 33, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 33.

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, introduce a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 34, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 34.

Introduction of [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 2023](Amendment of Section 3)

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, move for leave to introduce a Bill further to amend the Service Tribunals Act, 1973 [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 2023]. (Amendment of section 3)

جناب چیئرمین: جی، section 3 میں کیا ہے؟

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! صدر صاحب کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی کو بھی tribunal کا ممبر appoint کر سکے اور سپریم کورٹ کی ایک judgment ہے۔ Petition No. 53 and 83 میں کہا گیا ہے۔ وہ چونکہ کورٹ ہے اور آئین کا Article 175 (A) یہ کہتا ہے کہ کوئی بھی کورٹ کا اگر Presiding Officer appoint ہوگا تو with the concurrence of Chief Justice ہوگا تو میں نے اس میں یہ amendment کی ہے سپریم کورٹ نے کی ہے۔ ویسے تو یہ ترمیم حکومت کو کرنی چاہیے تھی لیکن ہم اتفاق نہیں کر سکے۔

جناب چیئرمین: جب آپ منسٹر تھے تو اس وقت آپ نے کیوں نہیں کروایا تھا۔ آپ Law Minister تھے اور یہ آپ کا کام تھا۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! ہم نے بہت کام کیا ہے۔ کل سال 2023 کے آخری دن بتایا گیا کہ اس پارلیمنٹ نے کتنے قوانین پاس کیے ہیں۔ 58 sessions کیے ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ مارچ میں آپ کو ہم بتائیں گے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs is it opposed?

Mr. Murtaza Solangi: No, sir, it may be referred to the Committee.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 35, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 35.

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, introduce a Bill further to amend the Service Tribunals Act, 1973 [The Service Tribunals (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.36, Senator Shahadat Awan. Please move Order No.36.

Introduction of [The Pakistan Commissions of Inquiry (Amendment) Bill, 2023]

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Commissions of Inquiry Act, 2017 [The Pakistan Commissions of Inquiry (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs.

Mr. Murtaza Solangi: Sir, it may be referred to the Committee.

جناب چیئرمین: آج تو آپ شہادت اعوان صاحب کے ساتھ inline ہیں۔

I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 37, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 37.

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, introduce a Bill further to amend the Pakistan

Commissions of Inquiry Act, 2017 [The Pakistan Commissions of Inquiry (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 38, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 38.

Introduction of [The Islamabad Capital Territory Watersides Safety Bill, 2023]

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, move for leave to introduce a Bill to provide for the safety standards on the watersides of canals, dams, lakes and rivers in the Islamabad Capital Territory which are currently ineffective and are required to be improved and regulated to avoid unfortunate incidents of drowning [The Islamabad Capital Territory Watersides Safety Bill, 2023].

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs.

Mr. Murtaza Solangi: Sir, we support this bill and it may be referred to the Committee.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 39, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 39.

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, introduce the Bill to provide for the safety standards on the watersides of canals, dams, lakes and rivers in the Islamabad Capital Territory which are

currently ineffective and are required to be improved and regulated to avoid unfortunate incidents of drowning [The Islamabad Capital Territory Watersides Safety Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 40, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 40.

Introduction of [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023]

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, move for leave to introduce a Bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: Honourable Minister for Federal Education is it opposed?

جناب مدد علی سندھی: جناب چیئرمین! میں اس میں suggestions دوں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پہلے منسٹر صاحب کو سن لیں۔ جی، منسٹر صاحب۔

جناب مدد علی سندھی: جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ اس کی control authority PM Sahib ہیں اور چیئرمین کو refer نہیں کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ standing authority کو بھیجا جائے تو بہتر ہوگا۔

جناب چیئرمین: یہ Standing Committee میں بھیج دوں تاکہ discussion ہو جائے؟

جناب مدد علی سندھی: جی بہتر یہی ہے۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 41, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 41

اور تھوڑا سا بتا بھی دیں کہ آپ کیا لا رہے ہیں۔ Leader of the Opposition پوچھ رہے ہیں۔

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, introduce a Bill further to amend the Higher Education Commission Ordinance, 2002 [The Higher Education Commission (Amendment) Bill, 2023].

جناب چیئرمین! وسیم شہزاد صاحب چونکہ ہر چیز پڑھ کر آتے ہیں تو میں نے statement of objects and reasons کے اندر یہ لکھا ہے۔ میرا صرف اس میں کہنا یہ تھا کہ چونکہ ہماری oversight ہے اور Higher Education Commission کا 2002 کا جو Ordinance ہے میں نے اس میں صرف یہ کہا ہے کہ ان کی کارکردگی کو دونوں ہاؤسز کے سامنے رکھا جائے تاکہ وہ قومی اسمبلی کی Standing Committee کو refer ہو جائے اور وہ اس کو دیکھ سکیں۔ میں نے اس میں کسی قسم کی amendment نہیں کی ہے صرف یہی چاہا ہے کہ وہاں کی جو کارکردگی ہوگی یا وہ جو screening کریں گے یا جو وہ regulate کریں گے Higher Education Commission کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے دونوں ہاؤسز کے سامنے یہ رپورٹ رکھی جائے تاکہ ان کی Standing Committees ان کو دیکھ سکیں اور اچھی suggestions سامنے آسکیں۔

جناب چیئرمین: یہ بہتر نہیں ہے کہ آپ اس کو دونوں ہاؤسز کی Standing Committees میں دیکھ لیں۔

سینیٹر شہادت اعوان: ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 42, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 42.

Introduction of [The Pakistan Nursing Council (Amendment) Bill, 2023]

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Nursing Council Act, 1973 [The Pakistan Nursing Council (Amendment) Bill, 2023].

جناب چیئرمین: جی، اس کو کیوں لا رہے ہیں؟

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! اس میں بھی وہی صورت حال ہے جو میں نے پچھلے بل میں کہی ہے۔ اس کو بھی کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ اس پر بھی رپورٹ آ جائے۔

جناب چیئرمین: دونوں ہاؤسز کا لفظ استعمال کریں۔ کمیٹی تو extension ہے۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! آئندہ میں careful رہوں گا۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے پارلیمانی امور موجود نہیں ہیں۔ جی، منسٹر صاحب آپ بتائیں۔

جناب مدد علی سندھی: جناب چیئرمین! بہتر یہی ہے کہ اس کو بھی Standing Committee کو بھیجا جائے۔

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No. 43, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 43.

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, introduce a Bill further to amend the Pakistan Nursing Council Act, 1973 [The Pakistan Nursing Council (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 44, Senator Shahadat Awan. Please move Order No. 44.

Introduction of [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023]

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023]. (Amendment of sections 292, 293 and 294 of PPC and subsequent amendments in schedule II of Cr.PC) the subsequent amendment in the Schedule,

اس کو میں پہلے بتادوں گا کیونکہ جو مارکیٹ میں کتابیں بکتی ہیں obscene act قسم کی، واہیات قسم کی چیزیں ہیں ان پر پابندی تو ہے اور 50 ,25 روپے جرمانہ تھا۔ ان سزاؤں کو بڑھانے کے لیے تھوڑی کوشش کی ہے اور سزا جو کہ تین ماہ تھی اس کو میں نے تین سال تک بڑھانے کا کہا ہے اور اسی طریقے سے تاکہ نوجوانوں کو اس قسم کی چیزیں فروخت نہ کی جا سکیں۔ اس قانون کے بننے کی وجہ سے تھوڑی سی پابندی لگ جائے گی اور اس کے علاوہ 294 یہ ہے کہ جو واہیات قسم کے گانے ہیں ان کو پھیلانے کے لیے اور اس قسم کے جو ناچ گانے ہیں اور اس قسم کی جو CDs, USBs یا اس قسم کی جو اور چیزیں ہیں ان پر پابندی لگانے کے لیے میں نے صرف یہ کہا ہے اس قسم کی جو چیزیں ہیں وہ recite نہ کی جائیں اور جو ایک سال کے لیے تھوڑا بہت جرمانہ تھا، میں نے یہ کہا ہے کہ اس کو reasonable کر دیا جائے تاکہ اس قسم کی کوئی چیز نہ ہو۔

Mr. Chairman: Ok. Is it opposed? Minister for Parliamentary Affairs.

وزیر صاحب کہاں بھاگے جا رہے ہیں جلدی بتائیں۔

Mr. Murtaza Solangi: Sir, it may be referred to the Committee.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No.45, Mr. Shahadat Awan, please move.

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan introduce the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.46. Yes, Shahadat Awan Sahib.

Introduction of [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2023] (Amendment of Sections 513 & 514 of Cr.PC)

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan to move for leave to introduce a Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2023]. (Amendment of sections 513 and 514 of Cr.PC).

جناب والا! یہ بل اس سلسلے میں ہے کہ Criminal Procedure Code میں امن امان کو قائم رکھنے کے لیے اس surety bond or breach of peace or lease or میں تھوڑی سی amendment کی گئی ہے کیونکہ ہر بندے کے پاس کوئی immovable property تو نہیں ہے۔ میں نے اس میں یہ کہا ہے کہ وہ bonds جو وہ deposit کرے گا، اس میں وہ bank guarantee بھی دے سکتا ہے، immovable property بھی دے سکتا ہے تاکہ عام لوگ جو صاحب حیثیت یا صاحب جائیداد نہیں ہیں وہ بھی دے سکیں اور وہ لوگ بے جا بہت عرصے کے لیے جیل میں نہ پڑے رہیں۔ اس لیے میں نے یہ عوام الناس کے مفاد میں یہ چھوٹی سی amendment تجویز کی ہے۔

جناب چیئرمین: وکیل بھی عوام الناس کے مفاد کی بات کرتے ہیں۔

Is it opposed? Honourable Minister for Parliamentary Affairs.

Mr. Murtaza Solangi: No sir. It may be referred to the Committee.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried and the leave to introduce the Bill is granted. Order No.47.

Senator Shahadat Awan: I, Senator Shahadat Awan, introduce the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned.

جی وزیر صاحب! آپ کیا supplementary agenda لا رہے ہیں؟

Order No.55, Shamshad Akhtar, Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs to introduce the Bill further to amend the Banking Companies Ordinance, 1962 [The Banking Companies (Amendment), Bill 2023].

اس بل کے بارے میں وزیر صاحبہ نے مجھے یہ بتایا تھا یہ صرف IMF کو بتانا ہے، یہ صرف کمیٹی کو چلا جائے تاکہ وہاں پر اس بل کو کمیٹی دیکھ سکے۔ ہم IMF کو بتا دیں گے کہ جی ہم نے House میں اس کو lay کر دیا ہے۔ میں اس پر کوئی ruling اس لیے نہیں دینا چاہتا کیونکہ آئندہ کے لیے کوئی روایت نہ بن جائے۔ اس لیے اس کو ہم اجازت دے دیں کہ اس کو move کر لیا جائے تاکہ ہم IMF کو بتا سکیں۔ پھر بعد میں اس کو کمیٹی میں discuss کر لیں۔ جی آپ پیش کریں۔

The Banking Companies (Amendment) Bill, 2023

Mr. Murtaza Solangi: I, on behalf of Shamshad Akhtar, Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs wish to introduce a Bill further to amend the Banking Companies Ordinance, 1962 [The Banking Companies (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.56, Shamshad Akhtar, Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs. On her behalf honourable Minister for Parliamentary Affairs, please move Order No.56.

The Deposit Protection Corporation (Amendment) Bill, 2023

Mr. Murtaza Solangi: I, on behalf of Shamshad Akhtar, Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs would like to introduce a Bill to amend the Deposit Protection Corporation Act, 2016 [The Deposit Protection Corporation (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No. 48, stands in the name of Senator Seemee Ezdi, please move the resolution.

مشاق صاحب تشریف رکھیں۔ Business چلنے دیں۔آپ کو موقع دیتا ہوں۔ سیمی ایزدی نہیں ہیں۔ میں دیتا ہوں مشاق صاحب۔ مشتاق صاحب ہمیشہ اپنی نہ منوایا کریں۔ تشریف رکھیں۔

Mr. Chairman: Order No.49, stands in the name of Senator Bahramand Khan Tangi, please move Order No.49. Please move the resolution.

Resolution moved by Senator Bahramand Khan Tangi recommending the Government to award severe punishments to all those involved in negative and malicious propaganda against armed forces and other security agencies

Senator Bahramand Khan Tangi: I, move the following resolution:-

> 'Cognizant of the huge sacrifices of Armed forces and other security agencies in the war against terror and for the Defence and protection of the country's borders;
>
> Acknowledging the fact that strong army and other security agencies is indispensible for the defence of the country especially in view of the hostile neighbourhood;
>
> Expressing deep concern on the negative and malicious propaganda against the armed forces and other security agencies on various social media platforms;
>
> The senate of Pakistan, therefore, recommends to the Government to take necessary steps to award severe punishments as per law."

Mr. Chairman: Now I put the resolution before the House.

(The resolution was passed)

Mr. Chairman: The resolution, as amended, is passed unanimously. Order No.50, stands in the name of Senator Samina Mumtaz Zehri. Please move the resolution.

Resolution moved by Senator Samina Mumtaz Zehri recommending the government to devise monitoring mechanism in all the universities for enforcement of the policy on Drug and Tobacco Abuse in Higher Education Institution, 2021.

Senator Samina Mumtaz Zehri: I, Senator Samina Mumtaz Zehri, move the following resolution:-

> 'Recognizing the increasing usage of hard drugs such as heroin, cocaine ecstasy pills, shisha, cannabis (charas), injected drugs and alcohol by university students at the university campuses;
>
> Noting that the hostelized students are more frequent drug users as compared to non-hostellers inside the university campuses;
>
> Further noting that there are almost nine million drug addicts in the country including two million of them between the age of 15 to 25 years, this issue is resulting in serious social and health implications for the country'
>
> The Senate of Pakistan, therefore, recommends that the Government should take immediate steps:
>
> i. To cater to the needs of all students with diverse cultural backgrounds and to reform the higher education curriculum to apprise students of the consequences and risks of drug usage; and
>
> ii. To devise a monitoring mechanism in all the universities for enforcement of the 'Policy on Drug and Tobacco Abuse in Higher

Education Institutions 2021' in letter and spirit.''

جناب چیئرمین: جناب وزیر صاحب! کیا آپ اسے oppose کرتے ہیں یا اسے پاس کر دیں؟

Mr. Madad Ali Sindhi, Caretaker Federal Minister for Federal Education and Professional Training

جناب مدد علی سندھی: ایک مسئلہ بتانا چاہ رہا ہوں، یہ مسئلہ تو ہے اور میں نے جب یہ وزیر تعلیم کا منصب سنبھالا تو چار مہینے پہلے میں نے قومی تعلیمی ادارہ اور ہمارا ایک پرائیویٹ ادارہ ہے PEIRA اس کے تحت تمام پرائیویٹ اسکولوں میں ہم نے anti-Drug workshops بھی کروائیں اور یہ پروگرام ابھی بھی چل رہا ہے اور ایچ ای سی کو میں نے ہدایت کی تھی کہ ملک کی تمام یونیورسٹیوں میں Drugs کے خلاف ایک پالیسی بنائیں۔ انہوں نے 65 universities میں اسے adopt کیا ہے اور وہ کام کر رہے ہیں۔ یہ ایک general problem ہے اور ہم اس کے لیے جتنی بھی کوشش کریں وہ کم ہے۔ یہ problem زیادہ تر private schools and universities میں ہے جبکہ سرکاری سکولوں میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں ہم یہ resolution pass کر کے تمام governments کو بھیج دیتے ہیں تاکہ وہ کچھ alert تو رہیں گے۔ I now put the resolution before the House.

(The resolution was passed)

Mr. Chairman: The resolution is passed unanimously. Order No.51, Senator Samina Mumtaz Zehri, please move Order No.51.

Motion under Rule 218 moved by Senator Samina Mumtza Zehri regarding the need to devise and launch technical training programmes for the youth of Balochistan

Senator Samina Mumtaz Zehri: Sir, I Senator Samina Mumtaz Zehri move that this House may discuss

the need to devise and launch technical training programmes for the youth of Balochistan to equip them with advanced skills to secure employment opportunities worldwide as well as in the proposed FDI projects in province including CPEC projects.

جناب چیئرمین: میڈم! آپ پہلے اس پر بات کریں، وزیر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

Senator Samina Mumtaz Zehri: Sir, we have discussed earlier about Balochistan and the youth being missing and everything.

جناب والا! میں پھر یہی کہوں گی کہ بلوچستان کے سیاستدانوں کی families, there is a whole line of decades, they admitted themselves کہ ہم آٹھ دہائیوں سے وہاں حکومت کر رہے ہیں، ہمیں millions of rupees ملتے ہیں لیکن وہ لوگوں کو دو نوکریاں بھی نہیں دے سکتے۔ جناب والا! اس وجہ سے ہماری youth disturb ہوتی ہے۔

The way our Baloch youth is trapped by our enemies of state and the way they are forced into organized crimes, the way they are infused with addictions and misguided at the worst level for decades is being continued on a very organized level by those who have been ruling Balochistan since decades, like I said earlier.

These are our rulers who have actually stopped caring for the tender-hearted, sensitive young boys and girls who unfortunately are not born under the right conditions. They are intelligent, perceptive, passionate, honest, but not able to utilize or sharpen their skills.

Sir, Balochistan has a lot of potential, it is one of the largest province of Pakistan, besides that the only solution to all the issues concerning with Balochistan youth today is to polish their skills and to tap their potential through meaningful engagement. A Baloch

student who completes his/her matric, must be provided with a state of the art training in all those fields offering new employment opportunities.

Before I come to the proposals' side, I would like to highlight a bitter reality that is actually the driving force behind the ongoing predicament of Balochistan youth.

I have a question to all those ruling elite of Balochistan who are there for years, how many funds did they get for each of their constituency for skilling up their youth? How much did they spend on the skilling and training of the youth? What contribution they have made in establishing state of the art skills and training institutions in their respective constituencies since decades? How many students of their respective constituencies have found jobs in development projects?

These are the burning questions that come in the mind of our youth, when they see their elected chiefs doing politics on their high claims of ensuring youth empowerment. And in fact, don't spend even a single penny on their economic empowerment.

In this regard, my first proposal is that the next Government should allocate PSDP funds to Provincial Education departments on a mandatory condition to spend at least 50% of the funds on skilling and training youth, starting from matriculation;

Federal Skilling Institutions like National Vocational and Technical Training Commission (NAVTTC), Provincial TEVTAs, IT campuses of IT universities must prepare an inventory of skills required in all the foreign investment projects in Pakistan and for international job market;

Students of Balochistan after doing matriculation should be enrolled in these skills and trainings. A database of our skillful youth must also be compiled by our skill education institutions; It must be a precondition in all the FDI projects to employ at least 50% skilled local workforce. And another condition must be to train a similar percentage of population in skills required in such projects;

Such as more than 18,000 Pakistanis were trained on the job, during historic Mangla Dam project. A special diet had to be provided for them after the contractors found they lacked the stamina for an eight hour day work.

I would specially request to bring this matter to committee. We need to take a detailed briefing from our Technical and Vocational Skills Education Institutions and respective campuses of universities working in Balochistan. We need to see their performance. We need to take a break up of youth skilling with respect to each district of Balochistan.

Why can't we follow this pattern today? Through an organized conspiracy a few leaders of our province become successful in creating ill-will among our youth about any foreign development project. We have recently seen how CPEC is being shown controversial by few stakeholders of Balochistan so that the people, especially youth may develop hatred against these projects. What they don't understand is that this is an opportunity for all of them, they have worked and this is going to be good for them.

We need to curb this trend and on the contrary, youth must be engaged in these development projects

through creation of job opportunities and skills trainings. We need to occupy the youth so that they don't get misguided by all these agendas that the political side has in Balochistan.

Let's make a new pledge on the beginning of this new year that we would stop our youth getting trapped by anti-state forces, drug cartels and criminals. We would not let them be lured by fake and hollow slogans of their leaders through promises of jobs, but to take concrete measures to ensure their economic empowerment. We would utilize all resources for empowering the youth and providing them with employment opportunities at all costs.

A young Baloch is not made to lift a weapon or take drug or to remain on roads in protests, but to utilize his skills for respectable occupation. I think there is a lot of potential in youth of Balochistan, there is no doubt about it. In order to attain this end we need strict accountability, forceful policy and a national will power. Thank you.

جناب چیئرمین: اس motion پر کسی اور نے بات کرنی ہے؟ جی پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ۔

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں ثمینہ زہری صاحبہ کو اس لیے congratulate کروں گی کہ آج تقریباً سارا business ان کا اور ایک دوسرے colleague کا تھا اور یہ بہت important points تھے۔ میں اس پر یہ کہنا چاہتی ہوں کہ technical education is very important اور میں آپ کو یہ خوش خبری سنانا چاہتی ہوں کہ خیبر پختونخوا میں 'خوش حال پاکستان' کے تحت

we have started this programme now, which would be launched in one month *In Sha Allah*. Eighteen technical institutions and nine vocational centers will be there,

جناب والا! میں پھر نہیں بول سکتی۔

جناب چیئرمین: میڈم! میرا پوراfocusآپ کی طرف ہے، دیکھ تو لیں۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: جناب والا! brain neurons اتنی جگہ نہیں جا سکتے، neurons focus ہوتے ہیں۔ میں نے جیسے بتایا کہ eighteen technical institutions and nine vocational centers in KP *In Sha Allah* within a month launch ہوں گے، 3500 enrolment ہو گی۔ جناب والا! یہ programme tailor-made ہو گا، it will be according to that what they need.

جناب والا! خوش خبری کی بات یہ ہے کہ جاپان اور چین نے پانچ لاکھ technical لوگ خیبر پختونخوا سے مانگے ہیں۔ اس میں computer, mechanical and electrical vocational trainers وغیرہ ہیں۔ So we want the support of the Government of Pakistan, I don’t know whoever is the Minister of Incharge here کہ وہ note کرے کہ ہم Government of Pakistan سے چاہتے ہیں کہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں Japanese and Chinese consultants کو allow کریں کیونکہ انہوں نے consultants کو allow کریں۔ انہوں نے ہم سے چھ لاکھ لوگ مانگے ہیں۔ اس کے لیے یہ ہمیں language کا بھی کہا ہے and that will not be a problem. وہ اسے دیکھ لیں گے۔ ابھی میری KP کے خوش حال پاکستان پروگرام کے in-charge سے بات ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ بلوچستان کو بھی اس کے متعلق بتائیں اور انہیں welcome کریں تاکہ KP بلوچستان اور consultative process کے درمیان اس متعلق کوئی ہو اور وہ بھی اس 18th Amendment سے فائدہ اٹھا سکیں۔ براہ مہربانی مجھے یہ نہ بتایئے گا کہ 18th Amendment کے بعد یہ ہوتا ہے یا وہ ہوتا ہے۔ 18th Amendment قرآن شریف کے الفاظ نہیں ہیں جو بدلے نہ جا سکیں۔

18th جب بھی ہم تعلیم اور صحت کے حوالے سے بات کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ
ایسی بلا نہیں کہ جس کی وجہ سے ہم 18th Amendment یہ کہتا ہے۔ Amendment
بھی اس میں شامل کریں، شکریہ۔ points اپنے صوبوں کی بات نہ کرسکیں۔ براہ مہربانی یہ
جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر مشاہد حسین سید۔

Senator Mushahid Hussain Sayed

سینیٹر مشاہد حسین سید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آپ کا بہت شکریہ۔ یہ motion جو سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ نے move کیا ہے اور اس کا focus, vocational and technical training under CPEC with a special reference to Balochistan ہے۔ I think this is a very important and paramount issue. میں China recently گیا تھا۔ I also discussed this issue with my Chinese friends because I have been involved in CPEC since its inception. میں نے وہاں for a new institute in Shandong province and to have special vocational training institutes in Pakistan particularly in Balochistan کے متعلق بھی بات کی۔ Under the CPEC, which was launched in 2015 and is supposed to continue till 2030, 236,000 jobs have been created so far, and if all things go according to the plan till 2030, 1.2 million more jobs will be created *In Sha Allah*. China has offered six new vocational and training institutes under the CPEC to Pakistan and it is very important. اب یہ حکومت پاکستان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ انہیں کہاں locate کرائے۔ گوادر میں ایک vocational training institute بن چکا ہے۔ اس کے علاوہ University of Gwadar بھی بن چکی ہے and they are also offering jobs.

Mr. Chairman! I just want to give you a small example. In one of the most backward areas of Pakistan, namely Thar, which is adjacent to Rajasthan, almost 12,000 jobs have been created under the CPEC in that

area alone. Women after getting technical education are driving dumper trucks. This is a great opportunity which is being provided by our friendly country China. They want to advance CPEC and new projects are being launched in that regard. After your and Prime Ministers' visits recently, the CPEC has got more impetus and Chinese themselves are focusing on Balochistan. آپ کااور وزیر اعظم دونوں کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ I agree with Senator Samina Mumtaz Zehri that it also consists of the elite of Balochistan. *In Sha Allah*, you will be the next Chief Minister of Balochistan and you have experience and track record. I hope that after the elections when you take over as Chief executive of Balochistan, you will take this process forward for CPEC. I would also like to say that appoint Samina Mumtaz Zehri as your Minister In-charge Planning and Development, initiate this process and take it forward.

جناب! یہ ایک opportunity آپ کے ہاتھوں میں آئی ہے لہٰذا seize this opportunity. China is providing funds; China is providing the technical expertise and we should not let go off it. میں آپ سے یہ بھی کہوں گا کہ آپ Ministry of Planning and Development سے پوچھیں کہ یہ جو چھ نئے vocational and training institutes ہیں، ان کے متعلق حکومت پاکستان نے کیا feasibility study تیار کی ہے اور ان کی relocation کہاں ہونی ہے اور اس میں ترجیحات کیا ہیں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سینیٹر ثانیہ نشتر صاحبہ۔

<u>Senator Sania Nishtar</u>

سینیٹر ثانیہ نشتر: آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری نے ایک important issue کی نشان دہی کی ہے۔ ہمارے جیسے ممالک کے لئے

ریڑھ کی ہڈی کےrole کاvocational and technical training institutes
مطابق ہونا چاہیے۔ یہ entrepreneurship, self-employment, SMEs growth, informal labour market and its economic activity and street economyکے لئے بڑا important area ہے۔ خاص طور پر جو ہماری labour باہر جاتی ہے، اس کی training بھی ان سے منسلک ہوتی ہے۔ ہمیں اس وقت یہ دیکھنا چاہیے کہ اس میں at policy and strategy levels کون سے مسائل ہیں۔ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ یہ ایک fragmented sector ہے۔ اس میں Federal and Provincial interplay ہے اور overlapping of roles ہیں۔ 18th Constitutional Amendment اور devolved subjects کے context میں جو Federal Government ہے، اس کا stewardship, policy and strategy and regulatory roles ہونے چاہیے۔ جو NAVTAC field ہے، وہ خود کو اس حد تک confine کرے اور اس کی execution provinces کے پاس ہو۔

جناب! پہلی بات یہ کہ یہ ایک بہت fragmented sector ہے اور roles and responsibilities streamlined نہیں ہیں۔ اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہ ایک بہت ہی under resourced sector ہے۔ جب بھی بجٹ تقاریر ہوتی ہیں تو Higher Education Commission کے لئے بجٹ کو 100 ارب روپے سے زیادہ تجویز کیا جاتا ہے اور جب بھی یہ کم ہوتو everybody rally's together to criticize it. لیکن آج تک کبھی کسی نے یہ نہیں سوچا اور نہ ہی اپنی تقاریر میں یہ demand کی کہ اس کا بھی ایک Commission ہونا چاہیے جو well resourced ہو۔ یہ میری second recommendation ہے۔ میری تیسری recommendation یہ ہے کہ حکومت execution side سے step back کر سکتی ہے کیونکہ بہت سارے ایسے private sector institutes ہیں جو technical and vocational training میں ایک بہت اچھا کردار ادا کر رہے ہیں لیکن their role can further be enhanced. اگر حکومت at policy and

service delivery can be یہ strategy level decision لے کہ outsourced to the private sector and the Government remains the financier and purchase services from them. ایسا کرکے اس sector کو مزید وسعت مل سکتی ہے۔-In summary: first, a well-resourced Commission along the same lines of the Higher Education Commission; second, streamlining of roles and responsibilities at the Federal and Provincial levels with the Federal level relegating itself only to the policy, strategy and regulation; and third, a paradigm change in policy where the Government opts to be the financier and leaves the service provision to the private sector. یہ میری تین recommendations ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, honourable Federal Minister for Federal Education and Professional Training.

Mr. Madad Ali Sindhi, caretaker Federal Minister for Federal Education and Professional Training

جناب مدد علی سندھی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اس موضوع پر کافی تقاریر ہوچکی ہیں لیکن سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ کا موشن چونکہ بلوچستان کے حوالے سے ہے تو میں بلوچستان کے متعلق ہی بات کروں گا۔ وزیر اعظم کے ہنر مند پروگرام کے تحت ہمارا NAVTAC کا ادارہ پورے پاکستان میں کام کر رہا ہے۔ اس سال ہم نے بلوچستان میں skilled programmes کے لئے 9,856 مرد اور 9,210 خواتین کو تین اور چھ مہینوں کی تربیت دی ہے۔ اس پروگرام میں transgender بھی ہیں جو کل 1,636 ہیں۔ اس پروگرام کے تحت کافی کام ہو رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس پروگرام کو آگے بھی بڑھایا جائے تاکہ آپ کو اور بہترین نتائج مل سکیں۔ میرے پاس پورے ملک کے اعداد و شمار ہیں لیکن بات صرف بلوچستان کی چل رہی ہے تو میں نے صرف بلوچستان کے متعلق بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحبان نے جو recommendations دی ہیں، کیا آپ نے یہ نوٹ کرلئے ہیں؟

جناب مدد علی سندھی: جی بالکل نوٹ کر لئے ہیں۔

Mr. Chairman: The motion has been talked out. Now, we move on to Order No. 52. It stands in the name of honourable Senator Muhammad Tahir Bizinjo. Please, move Order. No.52.

Motion under Rule 218 move by Senator Muhammad Tahir Bizinjo regarding the reasons of under development of Balochistan despite tall claims of successive Governments to develop Balochistan under the CPEC and other FDI projects

Senator Muhammad Tahir Bizinjo: Thank you, Mr. Chairman! I move that this House may discuss the reasons of under development of Balochistan despite tall claims of successive Governments to develop Balochistan under the CPEC and other FDI projects.

جناب چیئرمین: جی بات کریں۔

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: جناب! 75 سال گزر گئے لیکن قدرتی دولت سے مالا مال بلوچستان میں آج بھی بدترین قسم کی معاشی بدحالی، غربت اور تعلیمی پسماندگی ہے۔ وہاں پر سیاسی، معاشرتی، معاشی، انسانی اور بنیادی حقوق نیست و غائب ہیں۔ ہم یکے بعد دیگرے آنے والے حکمرانوں سے اس قسم کی گفتگو سنتے رہے ہیں جیسے کہ: پاکستان کی ترقی، بلوچستان کی ترقی سے وابسطہ ہے اور بلوچستان کی ترقی ہمیں بہت عزیز ہے، اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر بلوچستان کی ترقی سب کو عزیز ہے اور پاکستان کی ترقی بلوچستان کی ترقی سے جڑی ہوئی ہے تو پھر بلوچستان 1970 والی رفتار سے ترقی کیوں کر رہا ہے؟ اس کو تو پھر کم از کم ایف سولہ کی رفتار سے ترقی کرنی چاہیے تھی۔

جناب چیئرمین! بطور بلوچستان کے ایک نمائندے کے ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ بلوچستان بحیثیت ایک وفاقی اکائی کے اپنے وسائل سے، اپنی معدنیات سے، اپنے سونے اور چاندی کے خزانوں سے، اپنے گیس کے ذخائر سے کیوں مستفید نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بلوچستان سینڈک، ریکوڈک سے کیوں مستفید نہیں ہو سکتا۔ بلوچستان کے جس علاقے سے 1952 میں گیس دریافت ہوئی، اس گیس

سے پورا ملک مستفید ہوا۔ اگر گیس کمپنیاں اپنی آمدنی کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی اس علاقے پر خرچ کرتیں تو آپ کا بگٹی کا علاقہ اس وقت بلوچستان کے بلکہ I would say کہ پورے پاکستان میں خوش حال ترین علاقہ بن جاتا۔

ہم بطور بلوچستان کے نمائندے کے یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ بلوچستان سی پیک سے کیوں مستفید نہیں ہوا؟ کوئی ہمیں بتائے کہ سی پیک کے تحت آپ نے کتنے پراجیکٹس مکمل کئے۔ ایک سکول بنایا گیا، ایک، ایک سو پچاس بیڈ کا ہسپتال ہے ۔ سی پیک کے تحت آپ نے ہر صوبے میں موٹروے بنائے، بلوچستان میں ایک انچ کا بھی موٹروے نہیں بن سکا۔ یہ ایوان گواہ ہے کہ ہم آئے دن یہاں مطالبہ کرتے رہے ہیں کہ N-25 جس کو بلوچستان میں قاتل اور خونی روڈ کا نام دیا جاتا ہے، یقین کریں کہ اس روڈ پر سالانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ حادثوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ میرے خیال میں بلوچستان کا کوئی ایسا سینیٹر نہیں ہے کہ جس کا کوئی قریبی عزیز، قریبی دوست متاثر نہ ہوا ہو۔ جناب چیئرمین! آپ بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں۔ وعدے کئے جاتے ہیں، اعلانات ہوتے ہیں لیکن عمل درآمد نہیں ہوتا۔

جناب! میں جلد ختم کررہا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہماری اطلاعات کے مطابق بلوچستان کے وہ علاقے جہاں پر سونے اور چاندی کے پہاڑ ہیں، ان علاقوں میں ملک بھر سے بااثر لوگوں نے لاکھوں ایکڑ زمین lease کی شکل میں اپنے نام الاٹ کروائی جو ہم سمجھتے ہیں کہ مقامی لوگوں کے ساتھ، ان کے حقوق پر، ان کی روزی پر ڈاکا ڈالنے کے مترادف ہے۔ سونے اور چاندی کا علاقہ جو آپ کا چاغی ہے اگر اس پر بھی کمپنیاں تھوڑی بہت توجہ دیتیں تو پتا نہیں اس کا آج کیا رنگ ہوتا لیکن چاغی کے لوگ آج بھی اپنی روزی اور روٹی Border trade سے کماتے ہیں۔ یہ تو صورت حال ہے۔

مختصر یہ ہے کہ میرا ہمیشہ سے یہ مؤقف رہا ہے، بدقسمتی سے حکومتیں آتی ہیں، بڑے بڑے اعلانات کرتی ہیں۔ غلط قسم کے بیان پیش کئے جاتے ہیں۔ بلوچستان کا مسئلہ آپ کے انصاف کی فراہمی سے، آپ کی معاشی ترقی سے جڑا ہوا ہے۔ اس کا اور کوئی تیسرا یا چوتھا حل نہیں ہے۔ یقین کریں کہ اس کا اور کوئی حل نہیں ہے۔ اگر آپ انصاف نہیں دیں گے، معاشی ترقی بھی نہیں دیں گے تو چیئرمین صاحب! میری بات لکھ لو کہ جیسا چھہتر سال سے ہوتا رہا ہے ہر پانچ اور دس سال کے بعد بلوچستان میں بے چینی اور انتشار پیدا ہوتا رہے گا۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: میرے بائیں طرف former Senator ایاز مندوخیل صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، welcome to the House. معزز سینیٹر تاج حیدر صاحب۔ تاج حیدر صاحب! مجھے یاد تھا، میں صرف ان کا بتا رہا تھا۔ جی۔

Senator Taj Haider

سینیٹر تاج حیدر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اس ایوان وفاق میں کھڑے ہو کر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ملک ہم سب نے مل کر بنایا ہے جس میں پاکستان کے ہر علاقے سے تعلق رکھنے والے اس ملک کو بنانے میں شامل تھے۔ اگر کسی بھی علاقے میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ وہ فیصلہ سازی میں شریک نہیں ہیں یا ان کی ترقی کی طرف سے غفلت برتی جارہی ہے یا ان کو ان کے آئینی حقوق نہیں دیئے جارہے ہیں، تو میں ایوان وفاق کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چیز وفاق کے لئے انتہائی خطرناک ہے اور یہ ہمارے وفاق کو کمزور کرتی ہے۔

جناب عالی! ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ انسانی تاریخ میں ملک ایک دوسرے کو تباہ تو کرتے رہے ہیں لیکن کبھی کسی ملک نے دوسرے ملک کی تعمیر نہیں کی ہے۔ اگر ہم اپنے ملک کی ترقی کے لئے دوسرے ملکوں کی جانب دیکھتے ہیں تو یہ ہماری فاش غلطی ہوگی۔ محترم سینیٹر مشاہد حسین صاحب بڑی محبت سے ذکر کرتے رہے ہیں تھر میں جو ترقی ہوئی ہے، اس میں تھوڑی بہت میری بھی خدمات ہیں۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تھر میں جو کچھ بھی ہوا ہے اور جو کچھ بھی ہم حاصل کرسکے ہیں وہ تھر کے لوگوں کی محنت کا نتیجہ ہے، وہ صوبائی حکومت کی سرمایہ کاری کا نتیجہ ہے، وہ نجی شعبے کی سرمایہ کاری کا نتیجہ ہے۔

ہم نے چینیوں سے تھر میں بہت کچھ سیکھا ہے اور ہمیں سیکھنا چاہیے تھا کیونکہ ہمارے لئے بہت ضروری ہے اور وہ ہمارے contractor تھے جنہوں نے وہاں پر بڑی محنت اور بڑی ایمانداری سے کام کیا اور وہاں پر بڑے اچھے نتائج حاصل کئے لیکن بنیادی طور پر یہ منصوبہ سندھ کی حکومت کا تھا اور سندھ کے لوگوں نے اس کو تعمیر کیا۔ اسی لئے میں سمجھتا ہوں، میں بلوچستان کے تمام محترم دوستوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ باہر کی طرف نہ دیکھیں۔ یہ دیکھیں کہ ہم خود کیا کرسکتے ہیں۔ اس سے پہلے یہ دیکھیں کہ ہم نے کہاں کہاں غلطیاں کی ہیں اور کیا ان غلطیوں کو درست کیا جاسکتا ہے

یا نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جب تک ہم یہ ہمت اور حوصلہ پیدا نہیں ہوگا کہ ہم اپنی تعمیر خود کریں اور اپنے پیروں پر کھڑے ہوں اس وقت تک ہم ملک کی تعمیر نہیں کر سکتے۔

بلوچستان تباہ ہو چکا ہے۔ پچھلے سال مجھے جن علاقوں میں بھی جانے کا موقع ملا، وہ لسبیلہ کا علاقہ ہو، یا صحبت پور کا علاقہ ہو یا ڈیرہ مراد جمالی ہو یا جعفرآباد ہو، میں نے صرف اور صرف تباہی دیکھی ہے۔ وہ پل جو شہر کراچی کو بلوچستان سے ملاتا ہے، وہ بہہ گیا اور اس کی تعمیر نہیں ہوئی۔ ایک چھوٹے سے پل کا سہارا لے کر ساری traffic ادھر سے جا رہی ہے اور پتا نہیں کب تک وہ پل سہارا دے گا۔ پل کی مرمت دو یا تین مہینوں میں ہو سکتی تھی، اس طرف توجہ نہیں دی گئی۔ کئی پل ایسے ہیں جن کے درمیان کا حصہ بہہ گیا ہے اور infrastructure تباہ ہو چکا ہے۔ بلوچستان میں 68,000 کچے گھر سیلاب میں بہہ گئے۔ میں بڑے فخر کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہم نے سندھ میں تین مہینے میں 50,000 پکے مکان بنائے اور دولاکھ مکانوں پر solar panel لگوائے۔ فوراً مجھے بلوچستان کا خیال آتا ہے کہ اگر تین مہینے میں سندھ میں 50,000 ایسے مکان بنائے جا سکتے تھے جن پر سیلاب کا اثر نہ ہو تو بلوچستان کے 68 ہزار گھر بنانے میں اور وہاں لوگوں کو آباد کرنے میں کیا دشواری تھی۔ میں وہاں کے ترقیاتی منصوبوں کا مسلسل مطالبہ کرتا رہا ہوں جیسے ہنگول ڈیم، میں سینڈک منصوبہ سے براہ راست منسلک رہا ہوں لیکن جس طریقے سے ان تمام ترقیاتی منصوبوں کو روکا جاتا ہے، وہ شرمناک ہے۔ بہت پہلے سے یہ پالیسی ہے، آج کی نہیں ہے۔ میرے والد محترم کوئٹہ کالج کے پرنسپل تھے، ان کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے اس وقت کے military dictator کو ایک اسکیم لکھ کر دی کہ بلوچستان میں یونیورسٹی کی ضرورت ہے اور اس کو بنایا جائے۔ صرف اس اسکیم کو پیش کرنے کے جرم میں ان کو نوکری سے نکال دیا گیا کہ یہ شخص بلوچستان میں یونیورسٹی بنانا چاہتا ہے۔ ہماری ریاست کا بلوچستان کے ساتھ یہ رویہ رہا ہے۔ میں خاص طور پر CPEC کا ذکر کروں گا، اس لیے بھی جو سینیٹ کی CPEC Committee تھی جس میں 23 Members تھے، مجھے اس کی Convenorship کا اعزاز حاصل تھا۔ جناب عالی! سی پیک میں اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس کا route بدلا گیا۔ سی پیک بنایا اس لیے گیا تھا کہ چین اور پاکستان دونوں میں جو ہمارے غیر ترقی یافتہ اور پسماندہ علاقے ہیں، ان کی ترقی کر سکیں۔ سی پیک کا مغربی روٹ جو پختونخوا اور بلوچستان سے گزر رہا تھا، اسے ترجیح دی جانی تھی۔ All Parties Conference ہوئی، اس میں فیصلہ کیا گیا اور

اس وقت کی حکومت نے فیصلے میں یہ شامل کیا کہ پختونخوا اور بلوچستان سے جو route گزر رہا ہے،اس پر موٹروے کی تعمیر کی جائے گی۔ پانچ کمیٹیوں کی reports موجود ہیں،وہ reports اس ایوان میں adopt کی گئیں۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ سی پیک بلوچستان سے گزرے گا۔ میرا تعلق سندھ سے ہے لیکن مجھے سندھ کے بہت سارے دوستوں نے کہا کہ تاج صاحب! اسے سندھ سے گزرنے دیجیے،اس میں سندھ کا فائدہ ہے۔ میں نے کہا کہ اگر کچھ علاقے غیر ترقیاتی یافتہ رہیں گے تو economic migration ختم نہیں ہوگی۔ پھر آپ تیار رہیں اور مزید بے روزگار سندھ میں آئیں گے اور اس سے مزید بے اطمینانی پھیلے گی۔ سندھ کے دوست سمجھ گئے لیکن اس وقت کی حکومت نہیں سمجھی۔ وہ ایک نئی theory early harvest لے آئے،اس کے تحت یہ تھا کہ ترقی یافتہ علاقوں کو ترقی دی جائے گی، وہاں سے آمدنی ہوگی تو پچیس تیس سال بعد ہم غیر ترقی یافتہ علاقوں کو بھی ترقی دے دیں گے۔

جناب عالی! یہ trickledown کی وہی theory ہے کہ پہلے سرمایہ کاری کی بطخ کو موٹا کرو، پھر وہ سونے کی انڈے دے گی اور پھر غریبوں کو کچھ مل جائے گا۔ پاکستان کو تو جانے دیں، یہ نظریہ کسی ملک میں بھی کامیاب نہیں ہوا ہے۔ موٹروے کا روٹ دوسرے بڑے صوبے سے ہو کر بنایا گیا اور کچھ مخصوص انتخابی حلقوں کو اس روٹ میں ڈالا گیا۔

جناب عالی! ایوان وفاق ایک ایسی resolution adopt کرے۔ اس کی اس طریقے سے خلاف ورزی کرنا اور پھر ایک مرتبہ اسے تاریکی میں ڈال دینا تمام ترقیاتی عمل کے لیے نقصان دہ اور افسوس ناک ہے۔ اسے نہیں ہونا چاہیے تھا۔ ہم نے معاہدہ کیا، جب یہاں سے ہمارا وفد گیا تو ہم نے پہلی چیز بلوچستان کے water works وہاں discuss کی۔ دونوں Chinese banks نے کہا کہ آبی وسائل کی ترقی کے لیے جتنا بھی سرمایہ چاہیے ہم سرمایہ کاری کرنے کو تیار ہیں۔ ہم نے کہا کہ جناب! ہماری بھی ہوگی اور آپ سے بھی ہم قرض لے لیں گے اور اسے آگے چلائیں گے لیکن چھوٹے چھوٹے کچھ ڈیم ضرور بنے مگر بڑے ڈیم جو تبدیلی لا سکتے تھے، وہ نہیں بنے۔

بہر حال، سی پیک کا جو معاہدہ ہوا، وہ مشاہد صاحب نے بغور دیکھا ہے۔ اس میں بلوچستان کی ترقی پر خاص زور دیا گیا ہے۔ ساحلی علاقوں اور آبی وسائل، سیاحت، معدنی اور زراعت کی ترقی پر زور

دیا گیا ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ کیا ان میں سے ایک بھی منصوبہ ایسا ہے جس پر کام شروع کیا گیا ہو؟ جناب عالی! نظر انداز کیا گیا۔ علامہ اقبال جب بلوچستان تشریف لے گئے تھے۔ بلوچستان میں یونیورسٹی بنانے کے لیے1936 میں انہوں نے پنجاب اسمبلی میں ایک resolution pass کرائی تھی۔ ان کی معرکتہ الآرا نظم ہے، بلوچ باپ کی بیٹے کو نصیحت کہ:

جس سمت میں چاہے صفت سیل رواں چل

وادی یہ ہماری ہے، یہ سحرا بھی ہمارا

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر

ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

بلوچوں کو عزت دی جائے۔ بلوچ محنت کرنے والے لوگ ہیں۔ ہمارے شہر کراچی میں یہ بلوچ، پختون مزدور ہیں، انہوں نے آکر تعمیر کی ہے، ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ ہم نے ان مزدوروں سے کام لیے۔۔۔

(Desk thumping)

سینیٹر تاج حیدر: وہ منصوبے بنائیں کہ تھر کی کامیابی میں کردار ادا کریں۔ میں مشاہد حسین صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک بڑا factor یہ ہے کہ وہاں ان منصوبوں کے جتنے بھی فوائد ہیں، وہ وہاں کی مقامی آبادی کو مل رہے ہیں اور مقامی آبادی ترقی کر رہی ہے۔ جناب عالی! آپ بلوچستان میں جو بھی منصوبے بنا رہے ہیں، ان میں وہاں کے مقامی لوگوں کو focus کریں کہ ان کو روزگار ملے، ان کی تربیت ہو اور ان کے حالات بہتر ہوں۔

بہت باتیں ہوئیں، بلوچستان کے ساتھ جو ظلم وزیادتی ہو رہی ہے، ہماری بچیاں اپنے عزیزوں کو ڈھونڈتی ہوئی اتنی سردی میں یہاں بیٹھی ہیں، ان کی بہت ہی دردناک تفصیلات ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ اگر آپ وہاں کے حقوق پر زور نہیں دیں گے، ان کی بھی پاسداری کی جائے تو میرے خیال میں ہم اپنے فرائض میں کوتاہی سے بچیں گے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ معزز وزیر صاحب، اسے کون سے وزیر صاحب conclude کریں گے؟ جی۔

Mr. Sami Saeed, Minister for Planning, Development and Special Initiatives

جناب سمیع سعید (نگران وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی) : بہت شکریہ، جناب چیئرمین! معزز سینیٹر صاحبان نے بلوچستان کی پسماندگی اور under development کے بارے میں جو ارشادات فرمائے ہیں، میں نے سب note کیے ہیں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے چند سالوں سے PSDP میں بلوچستان کا دوسرے صوبوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ share ہے۔ اس سال PSDP کا 950 billion ہے، اس میں 400 billion national projects and programmes کا ہے، جس میں 15% بلوچستان کا ہے اور Balochistan specific projects میں 14% بلوچستان کا ہے۔ دونوں components کو ملا کر PSDP کا جو 1/3 ہے، 285 ارب روپے بلوچستان کے منصوبوں کے لیے مختص ہیں اور اس میں جو bulk allocations ہیں وہ connectivity کے متعلق ہیں، سڑکوں کے متعلق ہیں اور پانی جو بلوچستان کا سب سے اہم مسئلہ ہے، پانی کی جو scarcity and shortage ہے اور سینیٹر صاحب نے ڈیم کا ذکر فرمایا، ان کے لیے مختص ہیں اور dams کے منصوبے under implementation ہیں۔ جہاں تک CPEC کا تعلق ہے میں مختصراً ایوان کو inform کرنا چاہتا ہوں کہ CPEC میں سب سے زیادہ توجہ گوادر سٹی اور گوادر پورٹ کی development پر ہے۔ Overall CPEC میں 36 projects جن کی مالیت 24 billion dollar بنتی ہے وہ مکمل ہو چکے ہیں، 22 projects جن کی مالیت 5 billion بنتی ہے وہ under construction ہیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب سمیع سعید: میں آپ کو اس کی پوری list فراہم کر سکتا ہوں اور 26 projects ہیں جن کی مالیت 27 billion ہے یہ under negotiation ہے جو کہ CPEC framework میں ہیں جن پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ 27 منصوبے ایسے ہیں جو کہ social and economic development کے لیے under implementation ہیں، یہ میں نے آپ کو national level پر آگاہ کیا ہے جو achievements CPEC میں ہوئی ہیں۔ گوادر کے جو projects ہیں انہوں نے سب سے

نمایاں ترقی اور ان کی implementation کی جو progress ہے، گوادر سٹی کا mater plan مکمل ہوچکا ہے، east bay expressway مکمل ہوچکی ہے، اس کے بعد air force international view, International Airport, June میں اس کی ان شاء اللہ تعالیٰ تکمیل ہو جائے گی، اس میں جو Chinese side کا کام ہے انہوں نے 95% مکمل کرلیا ہے، کچھ Civil Aviation کے جو کام ہیں وہ Federal PSDP سے under implementation ہیں۔ اس کے علاوہ گوادر free zone جس کا phase-I مکمل ہوچکا ہے اور یہ 60 acres پر مشتمل ہے اور جو اس کا phase-II ہے اس کی جو implementation ہے وہ in progress ہے۔ Pakistan-China vocational and technical institute مکمل ہوچکا ہے۔ اسی طرح 1.2 MGD desalination plant مکمل ہوچکا ہے اور commission ہوچکا ہے اس سے گوادر کی آبادی مستفید ہو رہی ہے۔ Pak-China Friendship hospital مکمل ہوگیا ہے، اس میں ہسپتال میں additional beds اور modern facilities سے آراستہ کرنے کے لیے جو equipment ہیں، اب 300 beds کی facility مکمل ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ port کی dredging کا ایک منصوبہ تھا جو کہ Federal PSDP سے مکمل ہوگیا ہے۔ بلوچستان میں social and economic development کے لیے جو منصوبے ہیں جن میں China-Pakistan joint horticultural laboratory Quetta میں ہے، ten thousand solar powered lighting equipment شامل ہیں، 20 bed burn centre and medical emergency Centre جو کہ کوئٹہ میں establish کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ Bostan Special Economic Zone کا جو phase-I ہے وہ complete ہوگیا ہے، اس کا جو phase-II ہے اس کی زمین پر کچھ ناجائز encroachments ہیں، اس کا court میں case چل رہا ہے، اس کا follow-up balochistan government کر رہی ہے۔ جہاں تک سڑکوں کا تعلق ہے اور معزز سینیٹر صاحبان نے اس کی نشان دہی کی ہے، CPEC western alignment کی implementation جاری ہے، Basima Khuzdar Road 106

kilometre projectجو کہ اس کا حصہ ہے جس کی 12ارب روپے costتھی وہ June-2023میں۔۔۔

(مداخلت)

جناب سمیع سعید: جی highwaysکو upgradeکیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ آواران، نال اور حوشاب Awaran section of M-8جو کہ 168KMاور 146KM respectively stretchہے اور اسی طرح نوکنڈی، ماشکیل روڈ جو کہ چاغی جو rich in minerals areaہے،اس کی connectivity improveکرنے کے لیے، اس کی یہ physical progress 56%ہے۔اس کے علاوہ۔۔۔

جناب چیئرمین: نوکنڈی، ماشکیل تو میرا علاقہ ہے، وہ بن رہا ہے، وزیر صاحب آپ P&D and Communication Ministryکو بتائیں کہ اس کو اب آگے گوادر تک بھی connectکروائیں، صرف ماشکیل تک تو اچھی بات ہے بن رہا ہے لیکن اب اس کو گوادر تک بھی لے کر جائیں، جو mineral corridorبنا رہے ہیں، اگر ادھر تک ہو جائے تو اچھی بات ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں مغرب کی اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب سمیع سعید: شکریہ، جناب چیئرمین! جناب والا میں عرض کر رہا تھا جو چاغی کا rich mineral areaہے اس کی overall connectivity developmentکے لیے P&Dمیں پچھلے دو تین مہینوں سے کام کر رہے تھے، ایک master plan developکیا گیا ہے، جس کی تقریباً جو costہے، اس میں ریل اور سڑکوں کے جو projects planکیے گئے ہیں، اس کی مالیت 550ارب روپے بنتی ہے۔

(مداخلت)

جناب سمیع سعید: جناب والا! 550 billionبنتی ہے۔

(مداخلت)

جناب سمیع سعید: یہ ابھی master plan تیار کیا ہے، اس کو prioritise کریں گے پھر اس کی implementation میں ہمیں foreign investment بھی درکار ہوگی اور PSDP سے جتنی space available ہوگی، اس میں Reko Diq foreign company کے ساتھ بھی ہماری discussion جاری ہے کیوں کہ ان کی جو priorities ہیں ان کو بھی مدنظر رکھنا ہے، اس پر کام ہو رہا ہے۔ دوسرا جو DI Khan, Zhob N-15, CPEC connectivity کا جس طرح سینیٹر صاحب نے فرمایا کہ frontier and balochistan کو connect کرنے کے لیے ہمارے وزیراعظم صاحب جب China گئے تو انہوں نے Belt and Road initiative کے forum پر Chinese leadership کے ساتھ highest level پر اس بارے میں بات کی اور جو communications infrastructure کا حصہ جو کہ CPEC کے تحت بنایا جائے گا تو اُس group میں بھی اس پر discussion کی اور اس کو priority areas میں رکھا گیا۔ میں کہنا چاہوں گا ان شاء اللہ اس پر بھی مفصل بات چیت کی گئی اور اب اس کے تحت progress ہوگی۔

دوسرا، کوئٹہ تا کراچی highways کے مختلف stretches کے تقریباً چار packages ہیں اور اس سال اس مد میں ساڑھے سترہ ارب روپے PDSP کے تحت مختص کیے گئے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا project ہے اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کافی investment درکار ہے۔ اس منصوبے کے لیے بھی Prime Minister of Pakistan نے خصوصی ہدایات جاری کیں ہیں۔ ہمارے وزیر اعظم صاحب نے پچھلے مہینے بلوچستان کے ترقیاتی کاموں کے حوالے سے ایک تفصیلاً میٹنگ کی تھی اُس میٹنگ میں بلوچستان اور دیگر منسٹریز کے افسران نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں متعلقہ وزیر صاحبان اور بلوچستان کے وزیر اعلیٰ بھی اس میٹنگ میں تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اس سڑک کے بارے میں ہدایات جاری کیں ہیں کہ اس سڑک کی تکمیل کے لیے فوراً multilateral and bilateral donors کے ساتھ رابطے کرکے اس کی financing arrange کی جائے۔

موجودہ حکومت کو پورا اندازہ ہے کہ بلوچستان کی ترقی کو سب سے زیادہ اہمیت دینی ہے کیونکہ وہ ملک کے دیگر علاقوں سے بہت پیچھے ہے۔ ہم نے اُن کو balance growth and equitable development کے تحت جو کہ آئین میں ہم سب کی ذمہ داری بھی ہے اُس کے تحت بلوچستان کی ترقی کو بہتر کرنا ہے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: The motion has been talked out. Hon'ble Senator Atta-ur- Rehman Sahib! please.

Point of Public Importance raised by Senator Atta-Ur-Rehman regarding the deteriorating law & order situation in D.I. Khan and Tank districts

سینیٹر عطاء الرحمٰن: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے اور شاید مجھ سے قبل بھی ہمارے سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب اور دیگر ممبران اس واقعہ کی مذمت بھی کر چکے ہیں۔ کل رات میں ڈیرہ اسماعیل خان میں ہی تھا اور جب یہ واقعہ ہوا تو اُس وقت بھی ہم مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے ساتھ ہی تھے۔ مولانا صاحب کے گاڑیوں کے قافلے پر فائرنگ کی گئی اور یہ واقعہ بنوں روڈ جو ہمارے گاؤں سے کچھ ہی فاصلے پر ہے، وہاں پیش آیا۔ مولانا صاحب کی گاڑیاں پٹرول پمپ پر تیل ڈلوانے گئیں تھیں اور جب تمام گاڑیاں تیل بھروا کر آ رہی تھیں تو وہ interchange جس کا ذکر ابھی CPEC کی بات کرتے ہوئے کیا گیا تو جب تمام گاڑیاں اُس interchange پر پہنچیں تو پھر مولانا کی گاڑیوں پر فائرنگ کا واقعہ ہوا۔ اللہ تعالی نے اپنا بہت کرم کیا اور اُس واقعے کے نتیجے میں الحمدللہ کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کے واقعات مولانا صاحب کے ساتھ پہلے بھی ہو چکے ہیں اور شاید اُن افراد کو معلوم نہیں تھا کہ مولانا صاحب اُس میں تشریف فرما نہیں تھے البتہ مولانا کی گاڑیوں پر دو تین گولیاں ضرور لگیں ۔اُن گاڑیوں میں جو ڈرائیور اور محافظ موجود تھے اللہ تعالی نے اُن تمام کی حفاظت کی ہے۔

اسی CPEC جس کا ذکر ہمارے محترم وزیر صاحب نے اس ایوان میں بھی کیا اور یہ وہی CPEC ہے جو ڈیرہ غازی خان سے بلوچستان کی طرف جاتا ہے اور اسی CPEC کو مختصر بنانے کی کوشش بھی کی گئی۔ میرے خیال میں اگر اسی طرح کے واقعات ہوتے ہیں تو میں کہوں گا کہ ہمارے لیے یہ واقعات اور مشکلات پیدا کر دیں گے۔ اس واقعے کے ایک دو ہفتے قبل ہماری تحصیل درابن میں

ایک حادثہ پیش آیا اور اس کے نتیجے میں ہماری پاک فوج کے 35-40 جوان target ہوئے تھے۔ ضلع ٹانک میں اس واقعے کے فوراً بعد ایک حادثہ پیش آیا اور اُس میں 6 دہشت گرد اور تین پولیس والے شہید ہوئے۔

جناب! یہ صورت حال ہے اور ادھر ہمارے ملک کو انتخابات کی طرف لے جایا جارہا ہے تو ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ اس طرح کے واقعات کی وجہ سے ہم الیکشن campaign کیسے چلائیں گے۔ کیا ہمیں الیکشن سے روکنے کے لیے تو اس طرح کے واقعات نہیں ہو رہے؟ میں کہنا چاہوں گا کہ DI Khan and Tank میں امن و امان کی صورت حال انتہائی ابتر ہے۔ میں مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم الیکشن کی طرف جانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں الیکشن کا ماحول بھی میسر کیا جائے۔ کیونکہ دن کے وقت بھی واقعات ہوتے ہیں اور رات کو بھی اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں تو ان حالات میں وہاں الیکشن campaign کون چلائے گا اور کس طرح چلائے گا، کم از کم ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ اگر DI Khan City and Tank City اور ہمارے دیگر علاقوں میں سفر نہیں کر سکتے تو ہمیں بتایا جائے کہ الیکشن مہم چلانے کے لیے ہمیں ایسا ماحول کیسے ملے گا تاکہ ہم الیکشن میں شرکت کر سکیں۔ اس ملک کے طول و عرض میں یقیناً دہشت گردی جیسے واقعات ہوتے رہے ہیں لیکن گزشتہ دو تین ہفتوں میں ضلع ٹانک اور ڈیرہ غازی خان میں جو واقعات ہوئے تو کس طرح ہم وہاں پر الیکشن campaign کریں۔ میں الیکشن کا مخالف نہیں ہوں اور نہ ہی ہماری جماعت الیکشن کی مخالف ہے اور ہم الیکشن میں جانا چاہتے ہیں۔ میں کہنا چاہوں گا کہ ہمیں اس طرح کی دھمکیاں پہلے بھی ملی ہیں اور ہم نے اُن کا مقابلہ بھی کیا اور ہم آج بھی اُن کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں لیکن کیا اس ماحول میں ہم یہ سمجھیں کہ ایک مرتبہ پھر الیکشن کو hijack کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اگر الیکشن hijack ہوتا ہے تو کیا اُس کے نتیجے میں ہمارا ملک صحیح سمت میں چل سکے گا۔ کیا ہمارے ملک میں امن آجائے گا؟ اگر ہم نے اس ملک میں امن لانا ہے تو اس کے لیے محنت کرنی ہوگی تو امن کے لیے ہماری حکومت کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا اور قوم کو یہ باور کروانا ہوگا کہ آپ کا ماحول اب ایسا ہے جس میں الیکشن کیا جاسکتا ہے۔ اس موجودہ ماحول میں الیکشن سے ہمیں تو روکنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ آپ نے لوگوں کے پاس نہیں جانا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستانی قوم اور جمعیت علمائے اسلام کے قائدین کا رشتہ یہ ناٹوٹنے والا رشتہ ہے یہ گوشت اور

ناخون کا رشتہ ہے اس کو کبھی نہیں توڑا جا سکتا اور اس طرح کے واقعات سے ہمیں اپنے مشن سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ ہم پہلے بھی جانیں دے چکے ہیں اور مزید قربانی دینے کو تیار ہیں۔ ہم اس ملک کے ساتھ ہیں، اس دھرتی کے ساتھ ہیں، اس مٹی کے ساتھ ہیں، ہم نے اپنے خون سے اس ملک کی آبیاری کی ہے اور ہم اس ملک کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں لیکن اس طرح ہمارے راستے کو نہ روکا جائے۔ میں آج پورے ایوان کے سامنے مذمت کی قرارداد پیش کرتا ہوں کہ آپ لوگ ہماری تائید کریں اور ہماری حکومت کو اس بارے میں بتلائیں کہ آپ ملک کو کس جانب لے کر جا رہے ہیں۔ میں ایک مرتبہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ تعالی میرا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔

Mr. Chairman: Thank you very much. Now I take up Order No. 53, which stands in the name Senator Mushtaq Ahmed. He may please move it.

Motion under Rule 218 moved by Senator Mushtaq Ahmed regarding opportunities of getting economic benefits and earning precious foreign exchange through export of Pink Salt after value addition in the Country

سینیٹر مشتاق احمد: میں سینیٹر مشتاق احمد تحریک پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان ملک میں پنک نمک کا معیار بہتر کرکے برآمد کے ذریعے قیمتی زرمبادلہ کمانے اور اقتصادی فوائد کے مواقعوں کو زیر بحث لائے۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: میں اس پر دو تین منٹ مختصر بات کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے کیونکہ آپ custodian of the House ہیں اور میں آپ کی یقین دہانی چاہتا ہوں کہ میری یہ باتیں mute تو نہیں ہوں گی اور PTV Parliament کا black out تو نہیں کرے گا؟

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب، آپ اپنی بات مکمل کریں۔ نہیں کرے گا۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین ! میں یہ بات اس لیے کر رہا ہوں کہ ابھی میں نے تین چار منٹ بات کی اور آپ ہمارے بڑے ہیں اور میں آپ ہی سے فریاد کروں گا۔ میں نے جو باتیں

کیں وہ ساری باتیں دستور اور قانون کے دائرے میں تھیں۔ میں نے چمن پر لت کی بات کی، ماہ رنگ بلوچ کی بات کی۔۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب اگر آپ نے یہ باتیں پھر کرنی ہیں تو آپ motion move نہیں کریں نا۔

سینیٹر مشتاق احمد: میں اپنی بات کو دہرا نہیں رہا۔ اچھا پھر نہیں کر رہا۔

جناب چیئرمین: آپ نے بات کر لی ہے۔ ہم نے انہیں بتا دیا ہے۔ آپ کو ٹھیک کر کے دے رہے ہیں۔ مشتاق صاحب اپنی بات کریں پلیز۔ مشتاق صاحب دیکھیں آپ چیزوں کو ادھر اُدھر نا گھمائیں پلیز۔

سینیٹر مشتاق احمد: میری ایک عرض ہے کہ آپ تقریر کو mute کرلیں اور پھر۔۔۔۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب، آپ کو فراہم کر دی جائے گی۔ آپ کو مل جائے گی پلیز۔ آپ اپنی بات کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: مجھے نا ملے۔ مجھے بالکل نہیں چاہیے۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب، آپ کو مل جائے گی۔ آپ motion move کریں پلیز۔

سینیٹر مشتاق احمد: مجھے نا تقریر چاہیے اور نا ہی ویڈیو چاہیے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، آپ اپنی بات کریں۔ بات ہو گئی ہے آپ سے۔

سینیٹر مشتاق احمد: میں missing persons کے بارے میں اپنی بات کر رہا تھا۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب، آپ پھر گھما پھرا کر وہیں جانا چاہتے ہیں۔ آپ کی مرضی ہے۔ جی۔

سینیٹر مشتاق احمد: Judicial killing کی بات کرنا، الیکشن کی بات کرنا، منظور پشتین کی بات کرنا۔ کیا یہ کوئی جرم ہے؟

Mr. Chairman: I think Senator Mushtaq Ahmed don’t want to press his motion any more. Yes please.

سینیٹر مشتاق احمد: آپ اس کو ensure کرلیں کہ آئندہ میرے ساتھ ایسا نہ ہو۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ جی پلیز۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئر مین، اس وقت جو pink salt ہے اس کو گلابی نمک یا گلابی سونا کہا جاتا۔ پاکستان کو اللہ نے بے انتہا نعمتیں دی ہیں۔ قران پاک کی سورۃ الرحمٰن میں جن نعمتوں کا ذکر ہے فَبِاَیِّ آلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ وہ ساری نعمتیں ہمارے پہاڑوں کے پیٹ میں، ہمارے دریاؤں کی تہہ میں، ہماری ندی اور صحراؤں کے اندر ہیں۔ ہم وہ بد قسمت قوم ہیں کہ خوش حالی کے سمندر پر بھوکے اور پیاسے پھر رہے ہیں۔ ہم وہ خوش قسمت قوم ہیں کہ ہمارے پاس اتنی نعمتیں ہیں لیکن اس کے ساتھ بد قسمتی ہماری یہ ہے کہ ان نعمتوں کے ساتھ ہمارے بچے بھوکے ہیں اور ہم میں سے ہر فرد ڈھائی لاکھ روپے کا مقروض ہے۔ اور آج ہم نے IMF کی خوشنودی کے لیے ماورائے rules and regulations یہ قانون سازی منظور کر لی ہے۔

چیئر مین صاحب! دنیا کے سو ممالک نمک پیدا کر رہے ہیں جس میں سر فہرست امریکہ ہے۔ امریکہ دنیا کا ایک چوتھائی نمک اس وقت produce کر رہا ہے۔ پاکستان میں خوردنی نمک کا دوسرا بڑا ذخیرہ کھیوڑہ کے مقام پر موجود ہے۔ یہ پاکستان کا سب سے بڑا اور دنیا کا دوسرا بڑا ذخیرہ ہے جس میں اگر value addition کی جائے تو experts کہتے ہیں کہ اس سے پاکستان بارہ ارب ڈالرز سالانہ آمدنی کما سکتا ہے۔

ابھی بلوچستان کی بات ہوئی، آپ ابھی انٹرنیٹ پر search کریں کہ دنیا میں تین وہ ممالک جو seafood export کرتے ہیں، ان میں سے ایک ویت نام ہے جن کا سمندر گوادر سے چھوٹا ہے۔ وہ دس ارب ڈالر کا seafood export کرتا ہے۔ اور ہم گوادر سے کتنا کر رہے ہیں؟ ویت نام نے اپنے سمندر میں پینتالیس لاکھ لوگوں کو روزگار دیا ہے۔ میری بات کا مقصد یہ ہے کہ اللہ نے تو ہمیں نعمتیں دی ہیں، بے انتہا نعمتیں دی ہیں۔ لیکن ہم اپنی نااہلی، یعنی حکومتوں کی نااہلی اور انتظامیہ کہ نااہلی کی وجہ سے ان نعمتوں کے باوجود غربت، افلاس اور قرض کے بوجھ تلے ہیں۔ تو اس سے بارہ ارب ڈالر کی سالانہ آمدن ہو سکتی ہے۔

چیئر مین صاحب! اس وقت پاکستان میں بائیس اشاریہ دو ارب ٹن کے natural resources موجود ہیں اور کھیوڑہ کی کان سے اس وقت تین لاکھ ستر ہزار ٹن سالانہ پیداوار حاصل کر رہے ہیں۔ یہ بڑی دلچسپ معلومات ہے جو میں House کے علم میں لانا چاہتا ہوں، اس کے ذخائر جہلم سے میانوالی، کالا باغ اور کوہاٹ بہادر خیل تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کی پوری لمبائی تین سو

کلومیٹر، چوڑائی تیس کلومیٹر اور اس کی گہرائی و لمبائی دو ہزار چار سو فٹ ہے۔ یہ سارا نمک ہے۔ تین سو کلومیٹر لمبا، تیس کلومیٹر چوڑا اور دو ہزار چار سو فٹ گہرا پورا نمک کا ذخیرہ پاکستان میں موجود ہے۔ یہ گلابی نمک پورے کُرّۂ ارض پر صرف پاکستان میں پایا جاتا ہے۔ یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنا نوازا ہے کہ pink salt دنیا میں کہیں نہیں ہے سوائے پاکستان کے۔ اسی لیے اس کو گلابی سونا کہا جاتا ہے۔

چیئرمین صاحب! اس کے ساتھ اب دو issues ہیں۔ ایک یہ کہ انڈیا پاکستان کے اس گلابی نمک کو اپنے نام سے دنیا میں فروخت کر رہا ہے۔ ہم ابھی تک geographical indications کے تحت اپنے ان assets کو protect نہیں کر سکے۔ ان geographical indications کے قانون کے تحت یہ نمک چونکہ صرف پاکستان میں ہے، اس لئے کوئی اور اس پر اپنے ملک کا لیبل نہیں لگا سکتا۔ ہم نے ابھی تک یہ نہیں کیا کہ اپنے asset کو protect کر سکیں۔

دوسرا یہ کہ روایتی کان کنی سے اول تو کان کن کی زندگی کو خطرہ ہے، اور دوئم بے تحاشہ نمک ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ دو issues اس وقت اہم ہیں کہ ایک تو انڈیا سے اس کو protect کیا جائے۔ G.I Law یعنی geographical indications law کے تحت چونکہ یہ صرف پاکستان میں ہے اور پاکستان کے علاوہ کوئی دوسرا اس کو اپنے نام سے فروخت نہیں کر سکتا۔ دوسرا یہ کہ technology کو استعمال کرکے اور technique کو استعمال کرکے اپنے کان کن کو بھی محفوظ بنائیں اور اپنے وسائل کو بھی ضائع ہونے سے بچائیں۔

14 مئی 2023 کو The Dawn اخبار میں خبر آئی تھی کہ Washington کے پاکستانی سفارت خانے میں ایک امریکی کمپنی نے ہمارے Ambassador مسعود خان سے ملاقات کی اور خواہش ظاہر کی کہ ابتدائی طور پر بیس کروڑ ڈالر کی investment صرف گلابی نمک میں کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ investment وہ بتدریج بڑھائیں گے اور 2030 تک وہ پاکستان کی کمپنیوں کو ایک کروڑ ٹن نمک نکالنے کے قابل بنانا چاہتے ہیں۔

میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ یہ ایک منفرد نمک ہے۔ اس میں iron کی مقدار زیادہ ہے اس لیے یہ صحت کے لیے بھی مفید ہے اور اس سے مختلف قسم کی مصنوعات بھی بنتی ہیں۔

اس کی اپنی ایک منفرد خوشبو ہے۔ یہ پاکستان کی پہچان ہے، یہ پاکستان کی دولت ہے اور یہ پاکستان کا asset ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ حکومت ہمیں brief کرے کہ پاکستان میں جو نمک کا اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہے، تو دنیا کے بیس بڑے نمک export کرنے والے ممالک میں پاکستان کیوں شامل نہیں ہے؟ دوسرا یہ کہ انڈیا سے اپنے اس asset کو بچانے کے لیے حکومت نے کیا کیا ہے؟ تیسرا یہ کہ کان کن کی صحت، ان کی زندگی کو محفوظ بنانے اور اس قیمتی ذخائر کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے حکومت کن techniques and technology کا استعمال کر رہی ہے؟ ان باتوں پر حکومت ہمیں briefing دے۔ میں آپ کا مشکور ہوں اور میں درخواست کرتا ہوں کہ اس چیز کا جو میں نے اپنی گفتگو کے آغاز میں نہیں بول سکا کہ آپ ناراض ہو رہے تھے، تو اس چیز کا آپ نوٹس لیں اور اس کا مداوا کریں۔

جناب چیئرمین: Thank you جی۔ Honourable سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ابھی موشن چل رہی ہے بہرہ مند تنگی۔ تشریف رکھیں. please میں دے دیتا ہوں آپ کو۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ شہادت اعوان سے آپ کا پیار زیادہ ہے، ہمیں پتہ ہے۔آپ تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

<u>Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani</u>

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: Please مجھے بولنے دیں۔ .Thank you Mr Chairman. I am really grateful. پانچ سال پہلے میں یہی موشن لائی تھی اور رفیع اللہ صاحب جو سامنے بیٹھے ہیں، he is a witness اور انہوں نے اس کے لکھنے میں میری help کی تھی۔ I am not that intelligent, I am not that visionary مجھے باہر کے ملکوں سے بالخصوص انگلینڈ اور امریکہ سے ڈاکٹرز نے لکھا کہ یہ pink salt is

made in India لکھا ہے تو ہمارے پاکستانی made in India تو انہوں نے کہا جب
کھیوڑہ اور ہمالیہ کا pink salt کہاں جاتا ہے؟ تو انہوں نے میرے لیے question بنایا۔ وہ
question نہیں تھا بلکہ وہ موشن تھی۔ I don't know what happened to
that. Whether that has gone to dustbin. تو اس floor پر میں آج آپ
کے staff سے کہنا چاہوں گی کہ میری پانچ سال پرانی موشن پہلے نکالیں کہ اس کا کیا outcome
ہوا۔ That was number 1.

جناب چیئرمین: جی بالکل نکال لیں گے میڈم۔ ویسے مجھے یاد آ گیا ہے کہ وہ discussion کر کے ہم نے کمیٹی میں refer کیا تھا۔ Commerce Committee میں اس پر بڑی discussion بھی ہوئی تھی اور انہوں نے ایک بل بھی propose کر دیا تھا کہ آئندہ یہاں سے raw material export نہیں ہوگا۔ جی آگے بڑھیں۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: Thank you very much. آپ کا تو ماشاء اللہ اتنا دماغ ہے۔ یہ مجھے بتائیں کہ کیا کھاتے ہیں آپ؟ یہ آپ کو یاد ہے لیکن مجھے تو یاد نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: بس نظر نہیں لگانا، اب آگے بات کریں میڈم۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: ماشاء اللہ۔ I just want to say that this pink salt is 20 times more expensive than the ordinary table salt. That's number 1. Number 2 is that for the body it does detoxification. یہ body کی detoxification کرتا ہے۔ یہ body سے toxins کو نکالتا ہے۔ Number 3, یہ bloating کو prevent کرتا ہے۔ Number 4, یہ puffiness کو reduce کرتا ہے۔ تو medically it's so good. But what happened جیسے مشتاق صاحب نے کہا ہم 75 years میں اس نمک کا raw material بھی ٹھیک نہیں کر سکتے تو ہم سے CPEC کہاں ہوگا، فلانا PEC کہاں ہوگا، DPEC کہاں ہوگا۔ یہ PAC MAC کچھ نہیں چلے گا۔ جب ہم اس Pink salt کے raw material کو انڈیا بھیج دیتے ہیں اور انڈیا اس raw material سے finished goods بنا کر انگلینڈ اور امریکہ بھیجتے ہیں، اور ہم یہاں سینیٹ میں بیٹھ کر بڑی بڑی باتیں کرتے

ہیں۔ خدا کہتا ہے کہ ناامیدی ٹھیک نہیں ہے، لیکن میں بالکل ناامید ہوں اور مجھے بہت اندیشہ ہے کہ اس ملک کو خدانخواستہ کچھ ہو نہ جائے۔

جناب چیئرمین: ان شاء اللہ اس ملک کو کچھ نہیں ہوتا۔ آپ بالکل اچھے کی امید رکھیں اور آگے بہتری کی امید رکھیں۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: چیئرمین صاحب! میری اب عمر اتنی ہے کہ میرے سارے بال سفید ہو گئے ہیں۔ آپ میری یہ باتیں یاد رکھنا اور ان کا record رکھنا۔ Thank you very much.

جناب چیئرمین: اس پر ابھی بات نہیں ہو سکتی، میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ سینیٹر مشاہد صاحب! آپ تشریف رکھیں، ان کو conclude کرنے دیں اور وقت بہت ہو گیا ہے۔ جی وزیر صاحب! آپ conclude کریں۔

Mr. Sami Saeed, Minister for Planning

جناب سمیع سعید: جناب! آپ کا شکریہ۔ جناب! Pink salt کی جو export ہے اور ہم نے اس کے geographical indications کو protect کرنا ہے۔ SIFC کا minerals working group ہے، یہ اس کے agenda پر ہے اور اس پر ایک مرتبہ SIFC کے Executive Committee میں بحث ہو چکی ہے۔ اس کے بارے میں SIFC کے forum سے اس پر focus کیا ہے۔

جناب! سینیٹرز صاحبان نے اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ میں اس بارے میں SIFC Secretariat کو بھی آگاہ کروں گا اور Executive Committee کو Minister for Planning Chair بھی کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ، اس میں نشان دہی، ٹیکنالوجی اور patterns والی side ہے اور اس کا جو export potential ہے، ان شاء اللہ، ہم اس کو exploit کرنے کے لیے اس پر comprehensive study کر کے plan بنائیں گے۔ آپ کا شکریہ۔

Mr. Chairman: The motion has been talked out. Order No.54 stands in the name of honourable Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur.

وہ تشریف نہیں لائیں تو motion drop کیا جاتا ہے۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب ! Already بہت وقت ہو چکا ہے۔ سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب ! جی بتائیں اور تنگ کریں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب ! آپ کا شکریہ، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے دو منٹ بولنے کا موقع دیا۔

جناب چیئرمین: میں امید کرتا ہوں کہ یہ دو منٹ ہی ہوں گے۔

Point of Public Importance raised by Senator Bahramand Khan Tangi regarding increase in load shedding of electricity despite nation wide anti-electricity theft drive

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب ! دو منٹ ہی ہوں گے۔ جناب ! جب سے Caretaker Government آئی ہے تو انہوں نے مختلف steps لئے ہیں۔ Dollars چوروں کو پکڑنا، سمگلروں کو پکڑنا اور اسی طرح بجلی چوروں کو بھی پکڑتے ہیں، recovery بھی کرتے ہیں اور بجلی disconnect بھی کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ meterization بھی کرتے ہیں۔ میرے خیال میں 45 ارب روپے کی ابھی تک recovery ہو چکی ہے، میں اس کو appreciate کرتا ہوں۔

جناب ! دوسری طرف یہ بات ہے کہ اگر ایک sub-division وہاں پر 100% recovery کی increase دیتا ہے، suppose اس کی ایک ماہ ایک کروڑ روپے کی recovery ہے اور اس نے دوسرے ماہ 100% increase دے کر دو کروڑ روپے کی recovery کی ہے تو اس sub-division یا division یا اس district میں یہ ہونا چاہیے کہ یہ وہاں پر load shedding کو کم کریں۔ Recovery ہوتی ہے اور load shedding میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ میں جب گاؤں جاتا ہوں تو وہاں پر گیس بھی نہیں ہوتی، بجلی بھی نہیں ہوتی۔ جناب مرتضٰی سولنگی صاحب وزیر برائے پارلیمانی امور بیٹھے ہیں، بہرہ مند تنگی کا بھائی ہے، تنگی اور سولنگی بھائی ہیں، میرا مطلب ہے کہ اچھے آدمی ہیں، تیاری کر کے آتے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے کہتا ہوں کہ آج شام کو Cabinet and Prime Minister صاحب کے

ساتھ بیٹھیں، اگر آپ لوگوں کو تھوڑی سی visit وغیرہ سے فرصت ملتی ہے۔ آپ بیٹھ کر اس issue پر بات کریں،آپ کی Power Division ہے اور میں in this connection Federal Secretary کو appreciate کرتا ہوں۔آپ کی جب recovery ہوتی ہے اور بجلی چوروں کو پکڑتے ہیں، بجلی disconnect کرتے ہیں،آپ FIR بھی درج کراتے ہیں تو پھر آپ کی load shedding بارہ گھنٹے سے اٹھارہ گھنٹے تک کیوں پہنچی ہے ۔ان لوگوں پر رحم کریں،اگر recovery ہو رہی ہے تو آپ load shedding کم کریں۔آپ کا بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Tuesday the 2nd January, 2024 at 10.30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday the 2nd January, 2024 at 10.30 a.m]